فیضان گنگوہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلبائے مدارس عربیہ کے لیے نادر تحفہ

# خلاصہ

# اَحوالُ المُصنّفِین

بتعمیل حکم

حضرت اقدس مولانا انیس احمد نعمانی صاحب مدظلہم العالی

مہتمم جامعہ عربیہ امداد الاسلام ہرسولی

ترتیب

محمد فرقان عفی عنہ کاندھلوی

صدیق بکڈپو متصل دارالعلوم وقف دیوبند سہارنپور

پن کوڈ۔ 247554

9286446485

Scanned by CamScanner

نام کتاب ............ اَحوالُ المُصنِّفِین

ترتیب ............ محمد فرقان عفی عنہ کاندھلوی

صفحات ............ ۹۶

اشاعت ............ ۱۴۳۳ھ

باہتمام ............ قاری احمد یاسر حسنی کانپوری

کمپوٹر طباعت ............ مستقیم احمد قاسمی تاؤلوی مظفر نگر

## کتاب حاصل کرنے کے پتے

(۱) مکتبہ دعوۃ الصدق اڈے والی مسجد ہرسولی

(۲) کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

(۳) مکتبہ حبیبیہ دیوبند موبائل نمبر: ۹۸۹۷۸۲۳۵۱۶

(۴) ربانی بک ڈپو لال کنواں دہلی۔ ۶

(۷) قاسمی کتب خانہ نزد سڑک والی مسجد موضع ٹوڈہ

(۸) مکتبہ علمیہ سہارنپور

(۹) کتب خانہ قاسمیہ کوڑا جہان آباد فتح پور

(۱۰) صدیقی بکڈپو شاملی

(۱۱) مکتبہ عارف کاندھلہ

(۱۲) مکتبہ رحمانیہ ہتھورا باندہ

Scanned by CamScanner

# فہرست عنوانات


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | سخن اولین | ۵ |
| ۲ | اظہار حقیقت | ۷ |
| ۳ | خراج تحسین | ۹ |
| ۴ | تقریظ | ۱۱ |
| ۵ | دعاء | ۱۲ |
| | **سالِ اوّل** | |
| ۶ | تیسیر المبتدی | ۱۳ |
| ۷ | حمد باری | ۱۴ |
| ۸ | گلستاں، بوستاں، کریما | ۱۵ |
| ۹ | پندنامہ | ۱۸ |
| ۱۰ | مالابدمنہ | ۲۰ |
| | **سالِ دوم** | |
| ۱۱ | میزان الصرف | ۲۱ |
| ۱۲ | منشعب | ۲۲ |
| ۱۳ | نحو میر | ۲۲ |
| ۱۴ | پنج گنج | ۲۳ |
| ۱۵ | علم الصیغہ | ۲۴ |
| ۱۶ | شرح مأتہ عامل | ۲۵ |
| ۱۷ | ہدایت النحو | ۲۵ |
| ۱۸ | نور الایضاح | ۲۵ |
| ۱۹ | القراءۃ الواضحہ | ۲۶ |
| ۲۰ | مفتاح العربیہ | ۲۷ |
| ۲۱ | مفید الطالبین | ۲۸ |
| ۲۲ | تیسیر المنطق | ۲۹ |
| | **سالِ سوم** | |
| ۲۳ | کافیہ | ۳۰ |
| ۲۴ | قدوری | ۳۱ |
| ۲۵ | مرقات | ۳۲ |
| ۲۶ | نفحۃ العرب | ۳۳ |
| ۲۷ | اصول الشاشی | ۳۵ |
| ۲۸ | معلم الانشاء | ۳۵ |
| ۲۹ | جمال القرآن | ۳۶ |
| | **سالِ چہارم** | |
| ۳۰ | شرح جامی | ۳۸ |
| ۳۱ | کنز الدقائق | ۳۹ |
| ۳۲ | نور الانوار | ۴۰ |
| ۳۳ | شرح تہذیب | ۴۱ |
| ۳۴ | شرح وقایہ | ۴۱ |
| ۳۵ | قطبی، میر قطبی | ۴۲ |
| ۳۶ | دروس البلاغۃ | ۴۳ |
| ۳۷ | تلخیص المفتاح | ۴۴ |
| ۳۸ | فصول اکبری | ۴۵ |


Scanned by CamScanner

| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **سالِ پنجم** | |
| ۳۹ | جلالین شریف اول | ۴۶ |
| ۴۰ | جلالین شریف ثانی | ۴۸ |
| ۴۱ | ہدایہ | ۴۹ |
| ۴۲ | مختصر المعانی | ۵۱ |
| ۴۳ | الفوز الکبیر | ۵۲ |
| ۴۴ | دیوانِ متنبی | ۵۴ |
| ۴۵ | دیوان حماسہ | ۵۵ |
| ۴۶ | میبذی | ۵۷ |
| ۴۷ | حسامی | ۵۷ |
| ۴۸ | مقامات حریری | ۵۸ |
| ۴۹ | سلم العلوم | ۶۰ |
| | **سالِ ششم** | |
| ۵۰ | مشکوٰۃ شریف | ۶۱ |
| ۵۱ | سراجی | ۶۳ |
| ۵۲ | شرح عقائد | ۶۳ |
| ۵۳ | نخبۃ الفکر | ۶۳ |
| ۵۴ | بیضاوی شریف | ۶۵ |
| | **سالِ ہفتم** | |
| ۵۵ | مؤطا امام مالک | ۶۶ |
| ۵۶ | مؤطا امام محمد | ۶۸ |
| ۵۷ | امام بخاری | ۷۰ |
| ۵۸ | امام مسلم | ۷۳ |
| ۵۹ | امام ابوداؤد | ۷۵ |
| ۶۰ | امام ترمذی | ۷۶ |
| ۶۱ | امام ابن ماجہ | ۷۷ |
| ۶۲ | امام نسائی | ۷۸ |
| ۶۳ | امام طحاوی | ۸۰ |
| | **مختلف ضروری چیزیں** | |
| ۶۴ | ضمیمہ خیر الاصول فی احادیث الرسول | ۸۱ |
| ۶۵ | حدیث کی تعریف | ۸۱ |
| ۶۶ | حدیث کی تقسیم | ۸۱ |
| ۶۷ | خبر واحد کی پہلی تقسیم | ۸۱ |
| ۶۸ | خبر واحد کی دوسری تقسیم | ۸۲ |
| ۶۹ | خبر واحد کی تیسری تقسیم | ۸۲ |
| ۷۰ | خبر واحد کی چوتھی تقسیم | ۸۴ |
| ۷۱ | خبر واحد کی پانچویں تقسیم | ۸۵ |
| ۷۲ | بیانِ صیغ اداء | ۸۶ |
| ۷۳ | حدثنی اور اخبرنی میں فرق | ۸۶ |
| ۷۴ | فوائد متفرقہ | ۸۷ |
| ۷۵ | خیر القرون | ۸۷ |
| ۷۶ | مدینہ کے فقہائے سبعہ | ۸۷ |
| ۷۷ | اصطلاح برائے تعبیر ائمہ | ۸۸ |
| ۷۸ | اصطلاحات تعبیر کتب فقہ | ۸۹ |
| ۷۹ | ظاہر الروایہ | ۸۹ |
| ۸۰ | غیر ظاہر الروایہ | ۹۰ |
| ۸۱ | الفاظ افتاء و ترجیح وغیرہ | ۹۱ |
| ۸۲ | کچھ فقہی اصطلاحات | ۹۲ |


Scanned by CamScanner

# سخن اولین

**الحمد لله وحده والصّلوٰة والسلام علیٰ من لا نبی بعده اما بعد**

تقریباً ۱۴۰۹ھ کی بات ہے جب میں نے اپنے علاقہ کے مشہور ومعروف اور اہم دینی مرکز جامعہ عربیہ امداد الاسلام ہرسولی کے شعبہ فارسی وعربی میں داخلہ لیا تھا۔ یہ ادارہ اپنی تعلیم وتربیت اور نظم وانتظام کی وجہ سے ہمیشہ ہی عوام وخواص کی توجہ کا مرکز اور بزرگان دین کا منظور نظر رہا ہے۔

مجھے زمانہ طالبعلمی سے ہی جامعہ ہذا کی شہرۂ آفاق تعلیمی وتربیتی جملہ سرگرمیاں ابھی تک جس طرح بحسن وخوبی یاد ہیں یہ بات بھی اچھی طرح میرے ذہن میں ہے کہ اس وقت شعبۂ فارسی وعربی کے تمام طلبہ کو درس نظامی کے تحت پڑھائی جانے والی کتابوں کے مصنفین کے حالات نہایت ہی اختصار کے ساتھ ایک پرچہ پر نقل کر کے اس کی فوٹو کاپیاں کرا کر فارسی وعربی کے تمام طلبہ میں تقسیم کرادی جاتی تھیں، کتابیں شروع ہونے سے قبل طلبہ ان مختصر حالات کو زبانی یاد کر کے اساتذہ کو سنادیا کرتے اس کے بعد باقاعدہ درسی کتابوں کا آغاز ہوا کرتا تھا۔ کئی سالوں تک یہ سلسلہ اسی طرح برابر چلتا رہا، ایک زمانہ گزر جانے کے بعد جامعہ ہذا کے سابق روح رواں مرشد الامت حضرت مفتی مہربان علی شاہ نور اللہ مرقدہ کے لائق ہونہار اور خاص تربیت یافتہ شاگرد رشید، خاص معتمد صاحب بصیرت، داعیٔ الی اللہ بزرگ، اور آپ کے سچے جانشیں سیدی ومرشدی ومولائی حضرت اقدس حضرت مولانا انیس احمد نعمانی صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم (جو اس وقت جامعہ ہذا کے موجودہ ناظم ومہتمم ہیں، جن کی نگرانی میں جامعہ کا تعلیمی وتربیتی نظام خوش کن طریقہ پر چل رہا ہے، علاوہ ازیں آپ سے اللہ رب العزت مختلف طریقوں سے مختلف جگہوں پر دینی اہم خدمات لے رہا ہے جن میں صوبۂ اتراکھنڈ وہماچل کے طویل پہاڑی

علاقوں میں جنگلات کے اندر، خوفناک وحشی درندوں اور چرندوں کی موجودگی میں جاری دینی مکاتب کا اہم ترین نظام بھی شامل ہے) نے ضرورت اور حالات کے پیش نظر درس نظامی کے تحت پڑھائی جانے والی کتابوں کے مصنفین کے حالات جمع کرنا شروع کئے تھے، اچھا خاصا منتشر مواد اس موضوع پر آپ نے جمع بھی فرما لیا تھا مگر نظم وانتظام کے کثیر مشاغل، درس وتدریس کی مصروفیات، نیز جنگلات میں پہاڑوں کے اندر جاری مکاتب کی نگرانی، اور وہاں کے اسفار، جامعہ ہذا میں آنے جانے والے حضرات سے ملاقات وغیرہ جیسی مشغولیوں کے سبب اس کام کی تکمیل نہ ہو سکی، کام کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر ایک مرتبہ حضرت والا نے احقر (راقم الحروف) کو حکم فرمایا کہ یہ ادھورا کام آپ کو مکمل کرنا ہے۔ چنانچہ حضرت والا کا حکم سنتے ہی بندہ نے تعمیل حکم میں کام شروع کر دیا اور **الامر فوق الادب** کے تحت اپنی بے بسی کا اظہار بھی نہ کر سکا۔ اس موضوع پر جو اہم اور مستند کتابیں احقر کو دستیاب ہو سکیں جیسے ظفر المحصلین، تذکرۃ المصنفین، حالات المصنفین، وغیرہ ان کو سامنے رکھ کر بندہ نے یہ نچوڑ مرتب کیا ہے۔

احقر کی یہ پہلی معمولی کاوش ہے، قارئین کرام سے درخواست ہے کہ جہاں کوئی غلطی ملے یا عبارت میں تقدیم وتاخیر نظر آئے یا دوسری کوئی کمی محسوس کریں تو احقر کو ضرور مطلع فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔ اللہ رب العزت اس حقیر خدمت کو قبول فرمالے اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ والسلام

**محمد فرقان عفی عنہ کاندھلوی**

خادم تدریس جامعہ عربیہ امداد الاسلام ہرسولی

شوال ۱۴۲۶ھ

Scanned by CamScanner

# اظہارِ حقیقت

حضرت مولانا انیس احمد نعمانی صاحب مدظلہم
مہتمم جامعہ عربیہ امدادالاسلام، ہرسولی

**نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد!**

برصغیر کی مشہور دینی یونیورسٹی (دارالعلوم دیوبند) کے نہج پر چلنے والے تمام مدارس عربیہ میں درس نظامی کا نصاب ہمارے بزرگوں نے رکھا ہے جو الحمدللہ بہت کامیاب اور ہر موڑ پر افراد ساز ثابت ہوا۔ عموماً درس کے دوران مصنفین و مؤلفین کے بارے میں طلبہ عزیز کو اساتذہ کرام کتاب کے شروع میں تفصیلی یا اجمالی حالات بتلاتے ہیں جن کو طلبہ اس وقت اپنے ذہن و حافظہ کے اعتبار سے یاد تو کر لیتے ہیں مگر چونکہ بعد میں اس کا تکرار اور تذکرہ نہیں ہو پاتا اس لئے اکثر طلبہ اپنی زیرِ درس کتاب کے مصنف کے حالات سے ہی ناواقف رہتے ہیں جس سے کتاب اور مصنف ہر دونوں کی عظمت و مرتبہ سے غفلت ہوتی ہے۔ احقر نے چند سال قبل درس نظامی کے مصنفوں کے حالات مختصر معتبر کتابوں سے جمع کرنا شروع کئے تھے مگر اپنی مشغولی کہوں یا طبیعت کی علالت سے تعبیر کروں تکمیل نہ ہو سکی، بعد میں تلخیص شدہ کاپی عزیزم مولانا محمد فرقان صاحب استاذ جامعہ عربیہ امدادالاسلام ہرسولی کے حوالہ کی اور ان کو اس کی تکمیل پر لگایا۔ ماشاء اللہ عزیز موصوف نے اس موضوع پر

Scanned by CamScanner

جو معتبر کتابیں ظفر المحصلین، تذکرہ المصنفین، اور حالات المصنفین وغیرہ انہیں ملی بڑی محنت اور جدو جہد کر کے مصنفین کے حالات کو ملخص کیا ہے جو معلمین و متعلمین کے لئے نادر تحفہ ہے۔ ''خلاصہ المصنفین'' کے نام سے اس کو موسوم کیا جاتا ہے، باری تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔ اور مولانا موصوف کے علم وعمل میں برکت فرما کر ہر نوع کی ترقیات عطا فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم.

والسلام

انیس احمد نعمانی

خادم جامعہ عربیہ امداد الاسلام ہرسولی

محرم ۱۴۲۵ھ

# خراج تحسین

## حضرت مولانا سید ابوالکلام صاحب مدظلہم العالی

مبلغ اعلیٰ دارالعلوم (وقف) دیوبند

زیر نظر کتاب ''خلاصہ احوال المصنفین'' مولانا انیس احمد صاحب حفظہُ اللہ کی محنت وکاوش ہے۔ اس موضوع پر پہلے بھی کچھ حضرات نے مختلف عنوانات سے کتابیں لکھی ہیں۔ جو بہت طویل ابحاث پر مشتمل ہیں، جن میں صاحب تصنیف کے حالات وحیات کے تعلق سے طویل مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ ایسی کتابیں موجودہ طلبہ کے لیے اہم اور مفید تو ہیں مگر غیر ضروری طوالت کے سبب ان کا یادرکھنا اور سمجھنا اور کما حقہ استفادہ مشکل کام تھا، عزیز محترم مولانا انیس احمد صاحب سلمہ اللہ نے اپنی فرصت کے اعتبار سے بھی اور طلبہ کی فہم وفراست کے اعتبار سے بھی خیر الکلام قل ودل کے تحت طویل تعارف کو مختصر کیا ہے، خراج تحسین کے لائق ہیں موصوف کہ کسی بھی مصنف کے تعارف میں خلاصہ واختصار کرتے وقت کوئی اہم وضروری گوشہ فروگزاشت نہیں کیا۔ کتاب کی مناسبت سے ہر اس ضروری پہلو کو اجاگر کردیا جس کی ضرورت ہوسکتی تھی۔

مولانا موصوف نے اپنی شدید مصروفیات کے باوجود، کہ مدرسہ امداد الاسلام کے نظم نسق کی پوری ذمہ داری آپ ہی پر ہے۔ ہلغواعنی کی صحیح تصویر اگر دیکھنی ہوتو عزیز محترم کو دیکھیں شہروں میں وقصبات میں تعلیم وتعلیم کا انتظام کوئی بھی کرے مگر شہروں سے دور بہت دور سنگلاخ علاقوں جنگلات اور پہاڑوں کے دامنوں میں بڑی بڑی مسلم بستیاں آباد ہیں، مگر نہ ان کے پاس مسجد ہے نہ امام اور نہ مدرسہ ہے نہ مکتب، پورا علاقہ ان تمام سہولتوں سے عاری ہے۔ نہ سڑک کا

Scanned by CamScanner

انتظام نہ سواری مہیا ہے۔ مگر داد دیجئے عزیز محترم مولانا انیس احمد صاحب سلمہ اللہ کی ہمت وفہم وفراست کی کہ انہوں نے اتراکھنڈ وہماچل کے بڑے علاقے کو مدارس کا جال بچھا کر فتح کیا ہے۔ اور خونخوار جنگلی درندوں کے درمیان بھی حفاظ پیدا ہونے لگے ہیں۔ جہاں پہلے شیروں کی دہاڑ اور ہاتھیوں کی چنگھاڑ کے علاوہ کچھ سنائی نہ دیتا تھا وہاں اذان اور تلاوت کا غلغلہ سننے کو مل رہا ہے اللہم زد فزد۔

اس زیر ترتیب کتاب کو آج سے بہت پہلے منصہ شہود پر آجانا چاہئے تھا مگر دن رات کی مصروفیات، بھاگ دوڑ سب سے بڑھکر احساس ذمہ داری کہ کہیں ذراسی غفلت نقصان کا ذریعہ نہ بن جائے کتاب ادھوری رکھی رہی، بہر حال ہر کام کی تکمیل کا ایک وقت ہوتا ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ اب آیا ہے کتاب مولانا محمد فرقان صاحب کاندھلوی حفظہ اللہ کے ہاتھ میں پہونچی اور پایۂ تکمیل کو پہونچکر اب آپ کے سامنے ہے۔

اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ اور ہر طرح سے حفاظت فرمائے۔ اس محنت شاقہ کو قبولیتِ عام نصیب ہو، ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

والسلام

**مولانا سید ابوالکلام قاسمی**

مبلغ اعلیٰ

دارالعلوم (وقف) دیوبند

Scanned by CamScanner

# تقریظ

## حضرت مولانا محمد یامین صاحب مدظلہم العالی

شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم، جلال آباد

**نحمدهٗ ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد**

عزیز القدر مولوی انیس احمد صاحب سلمہٗ مہتمم جامعہ امدادالاسلام ہرسولی کا اپنے ممدومعاون کی اعانت سے جمع کردہ مسودہ بنام خلاصۃ المصنفین موصول ہوا۔ بالاستیعاب مسودہ کو دیکھا تو مولانا موصوف کے مشورہ سے اس رسالہ کا نام خلاصۃ احوال المصنفین تجویز ہوا۔

دارالعلوم دیوبند کے فاضل کے نصاب کے مطابق از ابتداء فارسی تا دورۂ حدیث شریف بترتیب تدریس جملہ درسی کتب کے مؤلفین ومصنفین کے احوال بہت مختصر مگر جامع تحریر فرمائیں ہیں۔ جس سے معلمین ومتعلمین کو افادہ واستفادہ کا کثیر موقع دستیاب ہوگا۔

احقر بھی دُعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو شرف قبولیت سے نوازیں اور اس کے معاونین کو اجر جزیل عنایت فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔

احقر محمد یامین ادریس پوری

مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد

# دُعاء

## حضرت مولانا محمد شعیب اللہ خان صاحب مدظلہم العالی

مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

درس نظامی جن کتب پر مشتمل ہے ان کتابوں کے جلیل القدر مصنفین ومؤلفین حضرات کے احوال وکوائف سے طلبہ کو واقف ہونا ایک ناگزیر بات ہے، تاکہ طالب علم کتاب کے درجے مقام اور اس کی حیثیت سے واقف ہو۔ اسی کے پیش نظر اساتذۂ مدارس کا معمول ہے کہ ہر کتاب سے پہلے کتاب کا تعارف، موضوع کتاب کے تعارف کے ساتھ مؤلف کتاب کا بھی تعارف کراتے ہیں۔

زیرِ نظر مختصر کتاب میں یہی کام کر دیا گیا ہے تاکہ طلباء سہولت وآسانی سے مؤلفین کے احوال اجمالی سے واقف ہو جائیں۔

رفیقِ محترم حضرت مولانا انیس احمد صاحب زید مجدہم نے اپنی نگرانی میں اس کو تیار کرایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو اور ان کے مؤلف کو جزائے خیر عطاء فرمائیں اور تمام کام کو مقبولیت عطا فرمائیں۔

فقط

محمد شعیب اللہ خاں

وارد حال: جامعہ عربیہ امداد الاسلام ہرسولی

Scanned by CamScanner

# سال اول

## تیسیر المبتدی

☆ نام عبداللہ، وطن گنگوہ ضلع سہارن پور (یوپی) میں ۱۲۹۸ھ پیدا ہوئے ،شروع میں انگریزی تعلیم حاصل کی ،بعد میں حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی کے توجہ دلانے پر عربی تعلیم شروع کی، تین سال کے مختصر عرصہ میں درس نظامی سے فارغ ہوکر خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون، مظاہر علوم سہارن پور ،اور قصبہ کاندھلہ میں پڑھایا۔کئی کتابیں آپ کی علمی یادگار ہیں منجملہ ان کے تیسیر المبتدی بھی ہے جو آپ نے حضرت تھانویؒ کے بھتیجے حضرت مولانا شبیر علی صاحب تھانویؒ کے لئے لکھی تھی ، یہ کتاب شروع ہی سے داخلِ نصاب ہے اور مبتدی طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے۔

☆ آپ کی وفات ۱۵/رجب ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۶/مارچ ۱۹۲۱ء میں کاندھلہ میں ہوئی اور یہیں عیدگاہ سے متصل قبرستان میں دفن ہوئے جس میں اکابر علماء مدفون ہیں۔

## اضــــافہ

☆ بعد میں ضرورت کے پیش نظر اس کتاب میں حضرت مفتی مہربان علی شاہ بڑوتی نور اللہ مرقدہٗ نے اضافہ فرما کر "**جدید تیسیر المبتدی**" نام تجویز فرمایا۔

نام مہربان علی بن عمر دین صاحب قصبہ بڑوت ضلع باغپت یوپی میں ۱۴ رشوال ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۱ رمئی ۱۹۵۶ء میں جمعہ کے دن پیدا ہوئے، مفتاح العلوم جلال آباد سے درس نظامی کی تکمیل کے بعد شعبان ۱۳۹۷ھ سے تاحیات جامعہ عربیہ امداد الاسلام ہرسولی میں انتظامی امور بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ ۴۳ رسال ۹ رماہ کی عمر پاکر ۲۳ ررجب ۱۴۲۰ھ مطابق ۳ رنومبر ۱۹۹۹ء کو بدھ کے دن آپ کا انتقال ہوا، اور یہیں لب سڑک مین روڈ پر اڈے والی مسجد کے قریب مقبرہ مہر دلی میں مدفون ہوئے۔

## حمد باری

☆ نام عبد السمیع اور تخلص بے دل ہے، رام پور ضلع سہارن پور (یوپی) کے رہنے والے تھے، شہر میں حافظ عبد الکریم صاحب نے اپنے بیٹے بھیا وحید الدین کی تعلیم وتربیت کی غرض سے بحیثیت استاذ آپ کا تقرر کیا تھا، یہ کتاب آپ نے اپنے اسی شاگرد کے لئے لکھی تھی، لیکن افادیت کے پیش نظر باقاعدہ اس کتاب کو

Scanned by CamScanner

فارسی کے سال میں پڑھایا جاتا ہے۔

مختلف زبانوں کی لغات اس کتاب میں جمع کی گئی ہیں جو لفظ جس زبان سے تعلق رکھتا ہے اس کے نیچے اس زبان کی طرف اشارہ بھی کیا ہے، مثلاً فارسی زبان کا لفظ ہے تو (ف) سے اشارہ کیا ہے، عربی زبان کا لفظ ہے تو (ع) سے ، ہندی کا لفظ ہے تو (ہ) سے، اور ترکی زبان کا لفظ ہے تو (ت) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

حمد باری میں بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو دو مختلف زبانوں میں ایک ساتھ استعمال ہوئے ہیں تو دونوں ہی زبانوں کی طرف اشارہ کیا ہے جیسے عربی ، فارسی کے لئے (عف) ہندی اور فارسی کے لئے (ہف) استعمال کیا گیا ہے۔

آپ مرزا غالب کے شاگرد اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے خلیفہ ہیں۔

## صاحبِ گلستاں ، بوستاں ، کریما

☆ نام شرف الدین ، لقب مصلح الدین اور سعدی تخلص ہے، شیخ سعدی نے اپنی عمر میں چار کام کئے ہیں، تقریباً تیس سال تک تعلیم حاصل کی اور تیس سال سیر وسیاحت میں گذارے، تیس سال تصنیف وتالیف کا مشغلہ رہا اور تقریباً تیس ہی سال بقیہ زندگی گوشہ نشینی کے ساتھ بسر کی۔

Scanned by CamScanner

شیخ کے والد عبداللہ شیراز کے حکمراں سعد زنگی کے یہاں ملازم تھے چونکہ شیخ کو بچپن ہی سے ادب اور شعر کا ذوق تھا اس لئے بچپن ہی میں حاکم وقت کی مناسبت سے آپ نے سعدی تخلص تجویز فرمالیا تھا، شیخ کے والد متقی اور پرہیزگار انسان تھے اس لئے شیخ کو بچپن ہی سے عبادت وریاضت اور تلاوتِ قرآن کریم کا خاص ذوق پیدا ہوگیا تھا لیکن افسوس کہ والدِ محترم کی تادیب وتربیت کا سایہ شیخ کے سرپر تادیر قائم نہ رہ سکا اور آپ بچپن ہی میں یتیم ہوگئے۔

شیخ نے چونکہ والد محترم کے مربیانہ آغوش اور شیراز جیسے گہوارہ علم شہر میں آنکھیں کھولی تھیں اس لئے علم وعرفان کی تگ ودو آپ کے لئے ایک طبعی چیز ہوگئی، شیراز شہر حکمراں کے عدل وانصاف کے باوصف مختلف وجوہ کی بنیاد پر پُر سکون ماحول سے محروم تھا اس لئے شیخ نے شیراز اور تمام اسلامی ممالک کو چھوڑ کر مدرسہ نظامیہ بغداد کا رخ کیا، یوں بھی اہل شیراز کو بغداد کے اس عظیم الشان مدرسہ سے خاص شغف تھا کیونکہ ابواسحاق شیرازی اس مدرسہ کے سب سے پہلے متولی بنے تھے، جب نظام الملک طوسی نے ۴۵۹ھ میں یہ مدرسہ قائم کیا تو فرائض تولیت شیخ ابواسحاق شیرازی ہی کے سپرد کئے تھے، اسی لئے جب شیخ وہاں پہونچے تو ان کا مدرسہ کی جانب سے کچھ وظیفہ بھی مقرر ہوگیا، شیخ کے اساتذہ میں سب سے زیادہ جلیل القدر علامہ الفرج اور عبدالرحمان بن جوزی ہیں یہ اپنے وقت کے امام

Scanned by CamScanner

علم وفن میں ان کی بے شمار اور عظیم الشان کتابیں ہیں۔

شیخ نے علامہ بن الجوزی سے اس وقت اپنی طبیعت کے مطابق علوم کی تحصیل کی، کہا جاتا ہے کہ آپ نے فلسفہ اور دوسرے معقولات کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ زیادہ تر وقت حدیث وتفسیر، ادب ووعظ اور تصوف وغیرہ کی تحصیل میں صرف کیا، لیکن شیخ معقولات اور علوم حکمت سے بے بہرہ نہ تھے بلکہ اس سلسلہ میں بھی انہیں ایک امتیاز حاصل تھا۔

شیخ نے تصوف کے مقامات ومراحل طے کرنے میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کا سہارا لیا، ایک مرتبہ دریائی سفر میں بھی شیخ حضرت سہروردی کے شریکِ سفر رہے ہیں، شیخ بچپن ہی سے ایک خوش بیان مقرر تھے اس لئے بعض رفقاء درس ان سے جلتے تھے شیخ نے اپنے استاد سے شکایت کی تو استاذ نے نصیحت فرمادی کہ وہ برا کام کرتے ہیں لیکن تم غیبت کرکے ان کے ساتھ گناہ میں شریک مت ہو۔

دوران سیاحت شیخ کو بڑی مصیبتوں، صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا کہیں کہیں آپ نے ان واقعات کا ذکر بھی فرمایا ہے ’’گلستاں‘‘ میں لکھتے ہیں کہ میں نے زمانہ کی سختی اور آسمان کی گردش کا شکوہ کبھی نہیں کیا لیکن ایک موقعہ پر استقلال اور صبر کا دامن میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا، نہ میرے پیروں میں جوتے تھے اور نہ

Scanned by CamScanner

میری جیب میں اتنی گنجائش تھی، غمگین اور تنگ دل ہو کر کوفہ کی جامع مسجد میں بیٹھ گیا وہاں ایک ایسے شخص پر نظر پڑی جس کے سرے سے پیر ہی نہ تھے اس کی یہ حالت دیکھ کر میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ ننگے ہی سہی پیر تو ہیں۔

شیخ کی تمام نظم ونثر، فارسی وعربی کی تالیفات جو آپ کی زندگی میں اور وفات کے بعد مرتب کی گئی ہیں تقریباً بارہ ہیں ان میں سب سے زیادہ علمی مقام اور عالمگیر شہرت گلستاں وبوستاں کو حاصل ہے۔

برسوں سے یہ کتابیں ہندوستان وپاکستان ودیگر ممالک کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں بچپن اور بڑھاپے دونوں میں انسان کو ان سے برابر شغف رہتا ہے، علماء ومشائخ، ادیب وشاعر، درویش وفقیر سبھی کے لئے ان میں اپنے اپنے ذوق کا پورا پورا مواد موجود ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا صحیح علم نہ ہوسکا، وفات ۶۹۱ھ میں ہوئی۔

(ماخوذ از: بہارستاں شرح اردو گلستاں)

## صاحب پند نامہ

☆ حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ مشاہیر اولیاء میں سے ہیں سینکڑوں کتابیں آپ کی تصنیف لطیف ہیں، مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن حلاج کی روح پر فتوح نے ڈیڑھ سو سال کے بعد از وفات حضرت فریدالدین عطارؒ پر تجلی

Scanned by CamScanner

فرمائی اور ان کی تربیت کی مولانا عبدالرحمان جامیؒ فرماتے ہیں کہ جس قدر اسرار ومعارف عطار کی مثنویات اور غزلیات میں ہیں کسی صوفی کے کلام میں نہیں، آپ کی تصانیف میں پند نامہ، تذکرۃ الاولیاء، حلیہ نامہ وغیرہ قابل ذکر ہیں، آپ مضافاتِ نیشاپور کے رہنے والے تھے، ماہ شعبان ۵۱۳ھ میں جبکہ سلطان سنجرؒ کی حکومت کا زمانہ تھا پیدا ہوئے اور تقریباً ایک سو چودہ سال کی عمر میں کافر تا تاریوں کے ہاتھ سے ۶۲۹ھ میں جام شہادت نوش فرمایا اور نیشاپور میں مدفون ہوئے۔ ابتداء میں آپ نے شیخ رکن الدینؒ کے ہاتھ پر توبہ کی اور پھر شیخ محمد الدین بغدادیؒ کے مرید ہوئے اپنے وقت کے بہت سے مشائخ کرام سے فیض حاصل کیا ہے آپ کی توبہ کا قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن اپنی دوکان عطاری کھول رہے تھے کہ کسی درویش نے چندمرتبہ "شیئاً للہ" کہا مگر آپ نے اس کی طرف توجہ نہ دی تب اس درویش نے کہا کہ تم کیسے عجیب آدمی ہو؟ میں نہیں جانتا کہ تم کس طرح مروگے، آپ نے جواب دیا کہ جس طرح تم مروگے، پس فقیر یہ کہکر کہ کیا تم میری طرح مر سکتے ہو، اپنا پیالہ ایک طرف رکھ کر زمین پر لیٹ گیا اور ایک مرتبہ "اللہ" کہکر فوت ہو گیا اس حالت کو دیکھ کر دل پر سخت چوٹ لگی اور حالت کچھ کی کچھ ہو گئی عشق الٰہی نے آپ کے دل میں گھر کرلیا اسی وقت دوکان کو راہِ حق میں لٹا دیا اور ریاضت وصفائی باطن میں مصروف ہو کر

Scanned by CamScanner

فرید الدہر بن گئے۔ (ماخوذ از: قند نامہ شرح اردو پند نامہ)

## صاحب مالا بدّ منہ

☆ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی کے خاندان میں تقریباً ۱۱۴۳ھ میں پیدا ہوئے، آپ کا خاندان علمی تھا، صرف سات سال کی عمر میں حافظِ قرآن ہو گئے تھے آپ اونچے درجہ کے مفسر، مایۂ ناز محدث، اور زبردست فقیہ ہونے کے ساتھ علوم نقلیہ وعقلیہ میں بھی مہارتِ تامہ رکھتے تھے ،شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے تلامذہ میں ہیں سولہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو کر حضرت شیخ محمد عابد سنانی کے ہاتھ پر بیعت کی، شیخ موصوف کے انتقال کے بعد آپ نے مرزا مظہر صاحب جاناںؒ کے چشمۂ فیض سے باطنی فیوض وبرکات حاصل کئے، حضرت مرزا صاحبؒ نے آپ کو "عَلَمُ الْھُدیٰ" کا لقب دیا اور فرمایا کرتے کہ ثناء اللہ میں ملکوتی صفات ہیں فرشتے بھی اس کی تعظیم کرتے ہیں ،قیامت میں اگر خدا تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کیا تحفہ لایا تو میں ثناء اللہ کو پیش کرونگا۔

بہت سی کتابیں آپ کی تصنیفی یادگار ہیں انہی میں فنِ تفسیر میں تفسیر مظہری ہے جو دس جلدوں میں کیا خوب عمدہ تفسیر ہے اور فقہ میں مالا بدمنہ (یعنی وہ چیز جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں) فارسی زبان میں لکھی جو نہایت مشہور ومعروف اور داخلِ درس کتاب ہے۔

آپ کی وفات ۱۲۲۵ھ میں پانی پت کے اندر ہوئی اور وہیں پر مرزا جان جاناںؒ کی عطا کردہ چادر کے کفن میں مدفون ہوئے۔ (تذکرۃ، ظفر)

# سالِ دوم

## صاحبِ میزان الصرف

☆ عجیب اتفاق میزان جس قدر مقبول اور شہرت یافتہ کتاب ہے اسی قدر اسکے مصنف گمنام ہیں ان کے بارے میں صحیح تحقیق کو کسی نے نہیں لکھا البتہ علماء نے مختلف اقوال بیان کئے ہیں جن میں راجح قول یہی ہے کہ یہ کتاب شیخ سراج الدین اودھی کی ہے جو نو عمری میں حضرت نظام الدین محمد بدایونیؒ کی خدمت میں دہلی پہونچے، سلطان المشائخ نے جب اپنے نمائندوں کو ہندوستان کے مختلف اطراف میں بھیجنا چاہا تو بنگال کے لئے آپ ہی کو منتخب کیا مگر چونکہ ابھی تک آپ علم ظاہری سے کورے تھے اس لئے حضرت نے فرمایا کہ جاہل آدمی شیطان کا کھلونا ہوتا ہے کہ شیطان جس طرح چاہے اس سے کھیلتا رہتا ہے۔

مولانا فخر الدین زراوی بھی اس مجلس میں موجود تھے وہ فرمانے لگے کہ میں ان کو چھ ماہ میں مولوی بنادوں گا، چنانچہ آپ نے مولانا فخر الدین صاحب سے پڑھنا شروع کیا، اس کے بعد بھی آپ کا پڑھنے کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک

Scanned by CamScanner

کہ تکمیل تعلیم کر کے آپ نے علوم وفنون میں مہارت حاصل کر لی، صاحب خزینۃ الاصفیاء نے لکھا ہے کہ چھ ماہ میں آپ اس مرتبہ کو پہونچ گئے تھے کہ کسی قابل اور ہوشیار آدمی کی بھی آپ کے ساتھ بحث ومباحثہ کی ہمت نہ تھی، حسب تصریح صاحب تعداد العلوم ہدایت النحو، میزان الصرف، آپ ہی کی تصنیف ہیں ۵۸ے ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ (تذکرۃ، ظفر)

## صاحب منشعب

☆ نام ملا حمید الدین بن ملا غازی الدین بن ملا محمد غوث ۲۰ رمضان المبارک ۱۱۳۲ھ مطابق ۲۶ رجولائی ۱۷۱۹ء کو قصبہ کاکوری متصل لکھنؤ میں پیدا ہوئے، اپنے زمانہ کے مشہور عالم تھے اور علم ریاضی میں خاص ملکہ رکھتے تھے، فارسی وعربی کے نثر ونظم کا بھی ذوق تھا، سادہ مزاج اور پرہیزگار بزرگ تھے، یکم ذی قعدہ ۱۲۱۵ھ مطابق ۱۸۰۱ء کو وفات پائی۔ (تذکرۃ)

## صاحب نحومیر

☆ نام علی بن محمد بن علی، کنیت ابوالحسن، اور لقب زین الدین تھا لیکن میر سید شریف جرجانی سے مشہور ہوئے، ۲۲ رشعبان ۷۴۰ھ میں ''طاغو'' نامی بستی شہر جرجان میں پیدا ہوئے اسی نسبت سے جرجانی کہے جاتے ہیں، ابتدائی تعلیم وطن ہی میں رہ کر حاصل کی، اس کے بعد تکمیل علوم کے لئے مصر سمرقند وغیرہ کے سفر

Scanned by CamScanner

کئے اور کم عمر میں ہی علوم ادبیہ کی تکمیل کرلی اور نحو میں متعدد کتابیں لکھیں جن میں وافیہ کی شرح کافیہ بھی ہے جو آپ نے دوران تعلیم ہی تصنیف کی۔

تکمیل تعلیم کے بعد آپ بلاد روم گئے اور پھر شیراز میں رہنے لگے وہاں آپ نے درس وتدریس کا مشغلہ اختیار کرلیا، میر سید شریف جرجانی اور علامہ تفتازانی دونوں ہم عصر ہیں۔

آپ کی تصانیف میں شرح موافق، صرف میر، میر قطبی، صغریٰ کبریٰ، اور نحو میر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

۷۶ سال کی عمر پاکر ربیع الاول ۸۱۶ھ میں آپ نے وفات پائی۔

(تذکرہ، ظفر)

## صاحب پنج گنج

☆ صفی الدین بن نصیر الدین بن نظام الدین ردولوی، امام ابوحنیفہؒ کی نسل سے تھے۔ آپ کے دادا نظام الدین دہلی آکر عرصہ دراز تک مقیم رہے۔ آپ نے اپنے نانا سے تعلیم حاصل کی اور شیخ اشرف بن ابراہیم سمنانیؒ سے علم تصوف وسلوک حاصل کیا۔ موصوف اگرچہ اصلاً ردولوی ہیں مگر بعد میں گنگوہ ضلع سہارن پور منتقل ہو گئے تھے، آپ شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے اجداد میں سے ہیں کئی کتابیں آپ کی علمی یادگار ہیں جن میں ''پنج گنج'' بہت مشہور اور داخل درس ہے۔ یہ کتاب

Scanned by CamScanner

آپ نے اپنے صاحبزادے اسماعیل کے لئے لکھی تھی۔اس کے علاوہ آپ کی نہایت مشہور تصنیف کافیہ کی شرح غایۃ التحقیق ہے جس پر صاحب کشف الظنون اور دیگر شراح نے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے، ۱۳رذی قعدہ ۸۱۹ھ میں وفات ہوئی۔ (ظفر،حالات)

## صاحب علم الصیغہ

☆ نام مفتی عنایت احمد بن منشی محمد بخش بن منشی غلام محمد ہے ، ۹رشوال ۱۲۲۸ھ مطابق ۱۵/۱اکتوبر ۱۸۱۳ء کو مقام دیوہ ضلع بارہ بنکی میں پیدا ہوئے نسباً قریشی تھے وطن سے سکونت ختم کر کے قصبہ کاکوری منتقل ہو گئے تھے ،مختلف مقامات دیوہ ،رام پور، دہلی ،علی گڑھ وغیرہ تحصیل علوم کر کے سند فضیلت حاصل کی ،فراغت کے کچھ دنوں کے بعد بریلی اور آگرہ میں سرکاری ملازمت اختیار کر لی جس میں ترقی کر کے آپ مفتی اور شہر آگرہ کے صدر اعلیٰ مقرر ہوئے۔

۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بعد حکومت ہریانہ کی بغاوت کے الزام میں دریا شور جزیرہ انڈمان میں قید کئے گئے ،قیدی زندگی میں ہی حافظ وزیر علی صاحب کی فرمائش پر علم الصیغہ مرتب فرمائی اور کئی کتابیں قید کے دوران لکھی ۱۲۷۷ھ میں قید سے رہا ہو کر کانپور میں مستقل قیام فرمایا اور فیض عام کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی ۔اسی مدرسہ میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی

Scanned by CamScanner

تھانویؒ مدرس رہے تھے ۱۲۷۹ھ کو حج کے لئے روانہ ہوئے، آپ ہی کو امیر قافلہ منتخب کیا گیا، جدہ کے قریب ناموافق ہوا سے ٹکرا کر آپ کا جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا جس میں صاحبِ علم الصیغہ بھی موجود تھے یہ بھی بحالتِ احرام نماز پڑھتے ہوئے شہید ہوگئے، یہ سانحہ ۱۷ رشوال ۱۲۷۹ھ میں پیش آیا۔ (تذکرہ، ظفر)

## صاحب شرح مائۃ عامل

☆ نام حسین والد کا نام عبداللہ ہے مگر اپنے لقب حسام الدین سے مشہور ہوئے۔

اپنے دور کے متقی و پرہیزگار بزرگ تھے، ساری زندگی درس و تدریس کا مشغلہ رہا، پیدائش کا صحیح علم نہ ہوسکا، وفات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ۹۲۶ھ مطابق ۱۵۱۹ء کو قسطنطنیہ میں ہوئی۔ (تذکرۃ)

## صاحب ھدایت النحو

آپ کے حالات میزان الصرف کے تحت بیان کردیئے گئے۔

## صاحبِ نور الایضاح

☆ نام حسن، کنیت ابوالاخلاص والد کا نام عمار اور دادا کا نام علی ہے وفائی کر کے مشہور ہیں، تقریباً ۹۹۴ھ میں نواح مصر میں شرابلولہ نامی بستی کے اندر پیدا

Scanned by CamScanner

ہوئے اسی لئے شرنبلالی کہے جاتے ہیں، جو خلافِ قیاس ہے وہاں سے قاہرہ آکر جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کی، چھ سال کی عمر میں حافظِ قرآن ہو گئے تھے، ۱۰۳۵ھ میں مسجدِ اقصیٰ کی زیارت کا شرف حاصل کیا، اپنے زمانہ کے مشہور محدثین و فقہاء میں سے تھے اور فقہِ حنفی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے، آپ نے ایک زمانہ تک جامعہ ازہر میں تدریسی خدمات بھی انجام دی ہیں۔

بہت سی کتابیں آپ کی علمی یادگار ہیں فقہ میں نور الایضاح تصنیف کی جو نہایت مشہور اور عمدہ کتاب ہے اور تمام مدارس میں طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے اس کے علاوہ نور الایضاح کی عمدہ شرح مراقی الفلاح بھی لکھی کم وبیش ۷۵ر سال کی عمر پا کر ۱۱ر رمضان ۱۰۶۹ھ میں وفات پائی۔ (تذکرۃ، ظفر)

## صاحب القراءۃ الواضحہ

☆ نام مولانا وحید الزماں بن مولانا مسیح الزماں بن مولانا محمد اسماعیل ۲۷ر شوال ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۷ر فروری ۱۹۲۰ء میں قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر (یوپی) میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان علمی و دینی تھا، آپ کی دادی نواب قطب الدین مصنف ''مظاہر حق'' کی نواسی تھیں۔

ابتدائی تعلیم مدرسہ عربیہ جامع مسجد کیرانہ میں مکمل کی۔ ۱۹۴۸ء میں دار العلوم دیوبند میں داخل ہو کر سندِ فضیلت حاصل کی، دورانِ تعلیم آپ کا شمار ممتاز

Scanned by CamScanner

طلبہ میں ہوتا تھا، ۱۹۶۲ء میں دارالعلوم دیوبند کے اندر بلا کسی درخواست کے آپ کا تقرر عربی استاذ کی حیثیت سے ہوا۔اور چند ہی سالوں میں اپنی خدا داد صلاحیتوں کے باعث دارالعلوم دیوبند کے ممتاز اور کامیاب اساتذہ میں آپ کا شمار ہونے لگا، دورانِ تدریس آپ نے "النادی الادبی" کے نام سے طلبہ کے لئے ایک عربی انجمن قائم کی جس کے ذریعہ عربی تقریر وتحریر کی مشق اور انتظامی امور کی طلبہ کو تربیت دی جاتی ........اسی عرصہ میں القراءۃ الواضحہ کے تین حصے بھی اشاعت پذیر ہوئے جن کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی اور بہت سے مدارس میں داخلِ نصاب ہیں۔

آپ ایک مردم ساز شخصیت کے مالک تھے، دنیا بھر میں آپ کے شاگرد پھیلے ہوئے ہیں۔

حد درجہ محنت ومشقت اور مختلف حوادثات کے سبب بہت کمزور اور ذیابطیس کے مریض ہوگئے تھے، ۱۵/اپریل ۱۹۹۵ء مطابق ۱۵/ ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ کی شب آپ کی وفات ہوئی۔ (وہ کوہِ کنُ کی بات)

## صاحبِ مفتاح العربیہ

☆ نام مولانا نور عالم خلیل امینی، ۲۸/ربیع الآخر ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۸/دسمبر ۱۹۵۲ء میں بہار میں پیدا ہوئے، مشہور ادیب حضرت مولانا وحید الزماں صاحبؒ

Scanned by CamScanner

کیرانوی کے خاص شاگردوں میں سے ہیں اس وقت مشہور ومعروف دینی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں شعبۂ عربی ادب کے ممتاز مدرس اور عربی مجلّہ ''الداعی'' کے مدیر ہیں، عربی واردو میں بہت سی عمدہ کتابیں آپ نے تصنیف کی ہیں جو قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں جن میں ''حرفِ شیریں'' ''وہ کوہ کن کی بات'' اور مفتاح العربیہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

عربی ادب سے آپ کو خصوصی لگاؤ ہے، ویسے اردو میں بھی آپ اپنی مثال خود ہیں۔

## صاحب مفید الطالبین

☆ مولانا محمد احسن بن حافظ لطف علی بن محمد حسن، نانوتہ ضلع سہارن پور میں ۱۲۴۱ھ میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان تعلیم یافتہ تھا، ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، اس کے بعد دہلی جا کر مولانا مملوک علیؒ شاہ عبدالغنی مجددیؒ اور مولانا احمد علی محدث سہارن پوریؒ وغیرہ سے تحصیل علم کیا، علوم وفنون کی تکمیل کے بعد ۱۲۶۲ھ کے اندر بنارس کالج میں فارسی کے مدرس اول مقرر ہوئے یہاں چار پانچ سال تدریسی خدمات انجام دیکر بریلی کالج چلے گئے جہاں شعبہ فارسی کے سربراہ منتخب ہوئے اور جب عربی کا اجراء ہوا تو دونوں شعبوں کا صدر آپ ہی کو بنادیا گیا۔

Scanned by CamScanner

۱۵ر دسمبر ۱۸۶۶ء کو بریلی سے حج کے لئے گئے اور پانچ مہینے اس مبارک سفر میں لگے، آپ کی زندگی درس وتدریس اور تصنیف وتالیف سے معمور رہی، عربی طلبہ کے لئے ضرورت کے پیش نظر مفید الطالبین تصنیف کی جو اکثر مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔

آپ کی وفات ۱۳۱۲ھ دیوبند کے اندر ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔

(تذکرۃ ،ظفر)

## صاحبِ تیسیر المنطق

☆ نام محمد عبداللہ وطن گنگوہ ضلع سہارنپور کے اندر ۱۲۹۸ھ میں پیدا ہوئے شروع میں انگریزی تعلیم حاصل کی ،بعد میں حضرت مولانا محمد یحیٰ صاحب کاندھلویؒ کے توجہ دلانے پر عربی تعلیم شروع کی، تین سال کے مختصر عرصہ میں درس نظامی سے فارغ ہوکر خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ،مظاہر علوم سہارنپور اور کاندھلہ میں پڑھایا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے کہنے پر تیسیر المنطق تصنیف فرمائی، اس کے علاوہ تیسیر المبتدی بھی آپ کی علمی یادگار ہے جو حضرت مولانا شبیر احمد صاحب تھانوی کے لئے لکھی تھی، دونوں کتابیں مشہور ومعروف اور داخل نصاب ہیں جو اکثر مدارس میں طلبہ کو پڑھائی جاتی ہیں، آپ کی وفات ۱۵ر

Scanned by CamScanner

رجب ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۲۱ء میں کاندھلہ کے اندر ہوئی اور وہیں عیدگاہ کے متصل قبرستان میں مدفون ہوئے۔ (ظفر)

# سال سوم

## صاحب کافیہ

☆ نام عثمان، کنیت ابوعمر اور لقب جمال الدین ہے، لیکن ابن حاجب کے نام سے مشہور ہیں، وجہ یہ ہے کہ آپ کے والد امیر عز الدین صلاحی کے یہاں دربان تھے جس کو عربی میں حاجب کہتے ہیں اسی نسبت سے آپ ابن حاجب کہلاتے ہیں مصر کی آسنا نامی بستی کے اندر ۵۷۰ھ میں پیدا ہوئے صغر سنی میں ہی قرآن کریم حفظ کر کے علامہ شاطبی سے قرأت کی تحصیل کی، اور ایک زمانہ تک دمشق کی جامع مسجد میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیکر مصر آگئے جہاں مدرسہ فاضلیہ کے صدر بنے۔

علامہ ابن حاجب بلند پایہ فقیہ، معتمد ثقہ، بہت اونچے درجہ کے متقی اور پرہیزگار انسان تھے فقہ مالکی میں آپ کو خاص ملکہ تھا، شعر وشاعری کا بھی ذوق رکھتے تھے۔

آپ کی تصانیف یوں تو اپنی مثال آپ ہیں لیکن علم نحو میں کافیہ آپ کی نہایت مشہور ومعروف اور لاجواب کتاب ہے جس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات

سے بخوبی ہوتا ہے کہ اس کتاب کی علمائے کرام نے چالیس سے زیادہ شروحات لکھی ہیں، قاہرہ اسکندریہ میں ۲۶ رشوال ۶۴۶ھ میں وفات پائی۔

(تذکرہ، ظفر)

## صاحب قدوری

☆ کنیت ابوالحسن ، نام احمد بن محمد بن احمد بن جعفر بن ہمدان القدوری البغدادی، بغداد کے اندر ۳۶۲ھ میں پیدا ہوئے قدوری کے نام سے آپ کی شہرت ہے جس کی کئی وجہ بتائی جاتی ہیں اول یہ کہ آپ کے یہاں ہانڈی بنتی تھیں ، دوسرے یہ کہ آپ ہانڈیوں کی تجارت کرتے تھے، تیسری یہ کہ قدور نامی علاقہ میں رہتے تھے، قدور قِدر کی جمع ہے جس کے معنیٰ ہانڈی کے ہیں۔ امام قدوری نے علم فقہ اپنے زمانہ کے زبردست فقیہ محمد بن یحیٰ جرجانی سے حاصل کیا، آپ فقہ حنفی کے مایۂ ناز اور بہت اونچے درجہ کے عالم تھے، علامہ سمعانی فرماتے ہیں کہ عراق میں اصحاب ابوحنیفہؒ کی ریاست آپ ہی پر ختم ہوگئی، آپ کی تصانیف میں قدوری نہایت مشہور ومعروف کتاب ہے جو تقریباً ایک ہزار سال سے مدارس کے اندر طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے۔

جب آپ اس کتاب کو لکھ چکے تو حج کے لئے تشریف لے گئے اور طواف کے بعد دعاء کی یا اللہ اگر اس کتاب میں کہیں مجھ سے غلطی ہوگئی ہو تو مطلع

فرما دیجئے، واپسی میں کتاب کھول کر ایک ایک ورق کو دیکھا تو پانچ یا چھ جگہوں سے مضمون مٹا ہوا تھا، یہ آپ کی بہت بڑی کرامت ہے۔

۶۶ر سال کی عمر پاکر سنہ ۴۲۸ھ میں بغداد کے اندر آپ کی وفات ہوئی۔

(تذکرۃ، ظفر)

## صاحبِ مرقات

☆ نام فضل امام بن محمد ارشدؒ خیر آباد.... ضلع سیتا پور میں آپ کی پیدائش ہوئی اور مولانا عبدالواجد کرمانی خیر آبادی سے تحصیل علوم کیا آپ نے علوم وفنون سے فراغت کے بعد منطق کو اپنی خصوصی توجہ کا مرکز بنایا علوم شرعیہ سے واسطہ کم تھا، ہندوستان کے مشہور علماء میں شمار کئے جاتے تھے، فنِ منطق اور حکمت وفلسفہ ان دونوں فنون میں کوئی آپ کی برابری نہ کرسکا، اُس وقت دہلی کے اندر ایک طرف جہاں شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالقادر منقولات میں اپنا لوہا منوائے ہوئے تھے تو دوسری طرف مولانا فضل امام معقولات میں اپنی بادشاہت قائم کئے ہوئے تھے۔

بہت سی مختلف اور مفید کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں جو بیشتر غیر مطبوعہ ہیں ان میں سب سے اہم اور مشہور کتاب فنِ منطق میں ''مرقات'' ہے تاریخ پیدائش کا علم نہ ہوسکا۔ ۵ر ذی قعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ مطابق سنہ ۱۸۲۹ء میں آپ نے وفات پائی۔

(حالات)

## صاحب نفحۃ العرب

☆ نام مولانا اعزاز علی بن مزاج علی بن حسن علی بن خیر اللہ ہے، شیخ الادب کے لقب سے مشہور ہوئے ہیں، آبائی وطن امروہہ ضلع مرادآباد ہے اسی لئے امروہی کہے جاتے ہیں، آپ کی پیدائش مشہور شہر بدایوں کے اندر ۱۳۰۰ھ میں ہوئی نانا جان نے آپ کا نام اعزاز علی رکھا۔

آپ کے آباء واجداد شاہی لشکر میں بڑے عہدوں پر فائز تھے، والدِ محترم کا ملازمت کے سلسلے میں شاہ جہاں پور تبادلہ ہوگیا تھا وہیں پر آپ نے حفظ کی تعلیم مکمل کی، فارسی والدِ محترم سے پڑھی اس کے بعد مقام تِلہَر کے مشہور مدرسہ گلشن فیض میں ابتدائی عربی شرح جامی تک پڑھی پھر شاہ جہاں پور کے اندر مدرسہ عین العلم میں داخلہ لیا یہاں پر آپ نے مولانا بشیر احمد صاحب سے شرح جامی اور کنز الدقائق وغیرہ پڑھیں، اور حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب سے فقہ کی مشہور کتاب ''شرح وقایہ'' پڑھی اس کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوکر مولانا احمد صاحب مہتمم دارالعلوم سے ہدایہ اولین اور حضرت مولانا محمد سہول صاحب بھاگلپوری سے میر قطبی اور دیگر اساتذہ سے دوسری کتابیں پڑھیں۔

دارالعلوم سے فراغت کے بعد حضرت شیخ الہند صاحبؒ کے حکم سے مدرسہ نعمانیہ پورینی ضلع بھاگلپور میں مدرس ہوئے، آپ کی وجہ سے وہاں کی تعلیم

Scanned by CamScanner

بہت مضبوط ہونے لگی اس کے بعد صدر مفتی کی حیثیت سے آپ کو دارالعلوم دیوبند میں بلایا گیا اور وہیں تاعمر افتاء وتدریس کی خدمات انجام دیں اور اکتالیس سال تک چھوٹی بڑی ہر فن کی کتابیں پڑھائیں، وقت کی پابندی آپ کا تمغۂ امتیاز تھی، گرمی، سردی، برسات، بیماری، شادی، غمی ہر حال میں صحیح وقت پر سبق شروع ہو جانا ضروری تھا اور گھنٹہ بجتے ہی فوراً سبق ختم کردیتے۔

آپ کے مزاج میں تواضع فروتنی وانکساری حد سے زیادہ تھی لباس میں سادگی تھی جسم کی زیبائش وآرائش پسند نہ تھی، شعروسخن کا بھی ذوق تھا اور عربی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہنے پر قدرت تھی، آپ کی تالیف میں "نفحة العرب" عربی ادب میں آپ کے حسن انتخاب کا بہترین مجموعہ ہے جو دارالعلوم دیوبند کے ساتھ اور دیگر مدارس میں بھی داخل نصاب ہے۔

اس کے علاوہ نور الایضاح، کنز الدقائق، دیوانِ متنبی، دیوانِ حماسہ، اور نفحة العرب وغیرہ پر نہایت مفید حواشی لکھے جو شروحات سے بے نیاز کردیتے ہیں۔

۱۳/رجب ۱۳۷۴ھ میں دیوبند میں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں پر مدفون ہوئے۔ (ظفر)

Scanned by CamScanner

## صاحب اصول الشاشی

☆ اصول الشاشی فقہِ حنفی کی ایک مسلّم بنیادی کتاب ہے جس کے مصنف باا ثر متقدمین فضلاء میں سے ہیں جو شہرت کو پسند نہیں کرتے تھے، اسی لئے صاحبِ کتاب نے اخلاصِ نیت اور مخلوق کے نفع پہونچانے کو باعثِ ثواب دارین سمجھ کر اپنا نام کتاب کے صفحات پر ظاہر نہیں فرمایا، فہرستِ کتب خانہ آصفیہ (حیدر آباد دکن) میں اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے مگر اس پر بھی مصنف کا نام موجود نہیں۔

فہرستِ خدیویہ مصر میں اصول الشاشی مطبوعہ ہند ۱۱۸۹ھ کے تحت اس کتاب کے مصنف کا نام اسحاق بن ابراہیم الشاشی السمر قندی متوفی ۳۲۵ھ لکھا ہے جو اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے، اس کتاب کا نام خمسین ہے کیونکہ اس کی تصنیف کے وقت مصنف کی عمر پچاس سال کی تھی، اور بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کتاب صرف پچاس روز میں لکھی گئی ہے اسی لئے اس کا نام خمسین رکھا گیا، تلاش و جستجو کے بعد بھی مصنف کا نام معلوم نہیں ہوتا، تاریخ وفات کا بھی علم نہ ہو سکا۔ (ظفر)

## صاحب مُعلم الانشاء

☆ محمد بن سید رشید حسنی، مولانا ابوالحسن علی ندوی کے بھانجے ہیں آپ کے

تمام بھائیوں کا نام محمد ہے، شناخت کے لئے اول، ثانی، ثالث، رابع کے نام سے موسوم ہیں آپ چوتھے نمبر پر ہیں، اسی لئے آپ کو مولانا محمد رابع ندوی کہا جاتا ہے، ۱۹۲۹ء میں دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں پیدا ہوئے، ندوۃ العلماء سے فراغت حاصل کی اور وہیں عربی ادب کے استاذ ہیں، عربی ادب کا آپ کو بہت اچھا ذوق ہے اور عربی صحافت سے دلچسپی رکھتے ہیں، تصنیف و تالیف کا مشغلہ بھی ہے۔

معلم الانشاء، حصہ اول، دوم کے مصنف تو مولانا عبدالماجد ندوی ہیں جو ندۃ العلماء کے اساتذہ میں ہیں اور معلم الانشاء حصہ سوم آپ ہی کا تصنیف کردہ ہے یہ تینوں حصے داخل درس ہیں اور مدارس میں طلبہ کو پڑھائے جاتے ہیں۔

(حالات)

## صاحبِ جمال القرآن

☆ نام اشرف علی بن عبدالحق، لقب حکیم الامت ہے، قصبہ تھانہ بھون ضلع مظفرنگر کے اندر ۵/ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے اسی لئے تھانوی کہے جاتے ہیں، میرٹھ میں حافظ حسین علی صاحب سے قرآن کریم حفظ کیا، فارسی اپنے ماموں سے پڑھی اور ابتدائی عربی کتابیں وطن میں رہتے ہوئے مولانا فتح محمد صاحبؒ سے پڑھی، ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ سے ۱۳۰۱ھ تک دارالعلوم دیوبند میں رہ

کر فراغت حاصل کی اور حضرت گنگوہیؒ کے مبارک ہاتھوں سے دستارِ فضیلت پائی، پڑھنے میں نہایت ہوشیار ذہین اور تمام ساتھیوں میں ممتاز تھے، طالبِ علمی کے زمانے میں دیوبند کے اندر اگر کوئی دوسرے مذہب کا آدمی مناظرہ کے لئے آجاتا تو آپ اسے مغلوب کر دیتے تھے۔

آپ کے اساتذہ میں حضرت شیخ الہندؒ، مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ مولانا شیخ محمد تھانویؒ، مولانا سید احمد دہلویؒ قابلِ ذکر ہیں، فراغت کے بعد کانپور کے مدرسہ فیض عام میں پچیس روپے مشاہرہ پر مدرس ہوئے اس کے بعد جامع العلوم پٹکا پور جامع مسجد میں صدر المدرسین ہوئے اور وہاں بہت مقبولیت کے ساتھ چودہ برس تک تدریسی خدمات انجام دی، آپ نے شاہ فضل رحمان گنج مرادآبادیؒ، حضرت شیخ الہندؒ وغیرہ کی زیارت کی اور ان حضرات کی دعاء وتوجہ سے خوب استفادہ کیا، حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکیؒ کے مجاز وخلیفہ تھے۔

۱۳۱۵ھ سے مستقل طور پر تھانہ بھون میں مسندِ ارشاد پر بیٹھے اور رشدو ہدایت اور اصلاح وتبلیغ کا کام بہت ہی اعلیٰ اور وسیع پیمانہ پر ہوا، استفادہ کے لئے آنے والوں کا یہ عالم تھا کہ تھانہ بھون کے اندر مستقل ایک ریلوے اسٹیشن بنانا پڑا دن رات ہجوم رہتا مجلس میں بڑے بڑے علماء آپ کے فیوض وبرکات سے

Scanned by CamScanner

مستفیض ہوئے ،مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ مجلس میں علم و معرفت کی آپ کی تمام باتیں نوٹ کر لی جاتیں جو مطبوعہ شکل میں آج بھی مفید خلائق ہیں۔

ایک ہزار سے زائد آپ کی تصانیف ہیں ہر فن اور ہر موضوع پر آپ نے قلم اٹھایا مشہور تصانیف میں بہشتی زیور، تفسیر بیان القرآن ،امداد الفتاویٰ ،اعلاء السنن ،وغیرہ ہیں فنِ قرأت و تجوید میں جمال القرآن کثیر النفع ایک مختصر سی کتاب ہے۔

۱۶/رجب ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۹/جولائی ۱۹۴۳ء کو تھانہ بھون میں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔ (حالات)

## سالِ چہارم

## صاحب شرح جامی

☆ نام عبد الرحمان والد کا نام احمد اور دادا کا نام محمد ہے اصلی لقب عماد الدین اور مشہور لقب نور الدین ہے تخلص جامی ہے، آپ کے والد کا وطن اصلی اصفہان ہے دشت نامی محلہ میں رہتے تھے پھر کسی حادثہ کی وجہ سے جام منتقل ہو گئے جو خراسان کا ایک قصبہ ہے ۲۳/شعبان ۸۱۷ھ میں یہیں پیدا ہوئے اور بعد میں جام سے ہرات منتقل ہو گئے اور مدرسہ نظامیہ میں قیام کیا۔

صرف و نحو کی تعلیم آپ نے اپنے والدِ بزرگوار سے حاصل کی پھر میر سید

Scanned by CamScanner

شریف کے تلمیذ خواجہ علی سمرقندی رحمہ اللہ اور علامہ تفتازانی کے تلمیذ شہاب الدین محمد سے علم معقول ومنقول میں کمال حاصل کیا، بقول قاضی رومی سمرقند جب سے آباد ہوا اب تک یہاں عبد الرحمان جامی جیسا جید الطبع نہیں آیا، ۸۷۷ھ میں آپ زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف ہوئے، آپ شاعر بھی بہت اچھے تھے۔

آپ نے فارسی وعربی وغیرہ زبانوں میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں، انہی میں سے کافیہ کی نہایت اعلیٰ شرح (جو اپنے صاحبزادے ضیاء الدین یوسف کے لئے لکھی) ''الفوائد الضیائیہ'' ہے جو شرح جامی کے نام سے مشہور ہے، ۱۸ر محرم ۸۹۸ھ کو شہر ہرات میں آپ کی وفات ہوئی اور یہیں مدفون ہوئے۔ (ظفر)

## صاحبِ کنز الدقائق

☆ نام عبد اللہ بن احمد بن محمود، کنیت ابو البرکات اور لقب حافظ الدین ہے ماوراء النہر میں ایک شہر کا نام نسف ہے جس میں آپ پیدا ہوئے اسی نسبت سے آپ کو نسفی کہا جاتا ہے، آپ بڑے متقی پرہیز گار اور عابد وزاہد تھے، فقہ، اور اصول فقہ اور حدیث وتفسیر میں بلند پایہ کے امام مانے جاتے تھے فقہاء کے چھٹے طبقے میں آپ کا شمار ہوتا تھا جن کو قوی اور ضعیف روایات کی تمیز کرنے پر قدرت ہوتی ہے۔

آپ کی تصانیف نہایت معتبر اور مستند ہوتی ہیں تفسیر میں مدارک التنزیل فقہ میں کنز الدقائق، اور اصول فقہ میں المنار ہے جس کی شرح نور الانوار ہے۔

Scanned by CamScanner

۱۱۰۱ھ یا شب جمعہ ربیع الاول ۱۱۰۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا، آخری قول راجح ہے۔ (ظفر،تذکرۃ)

## صاحب نور الانوار

☆ نام احمد بن ابوسعید بن عبداللہ، ملا جیون کے نام سے مشہور ہیں سلسلۂ نسب حضرت ابوبکر صدیق ؓ تک پہونچتا ہے لکھنؤ کے قصبہ امیٹھی میں تقریباً ۱۰۴۸ھ میں پیدا ہوئے سات سال کی عمر میں قرآنِ کریم حفظ کرلیا تھا، آپ کا حافظہ بہت قوی تھا بڑے بڑے قصیدے ایک مرتبہ سننے سے یاد ہوجاتے، ۲۲ رسال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوکر پڑھانا شروع کردیا تھا، بلند پایہ فقیہ، اور علامۂ دہر تھے۔

ملا جیون چالیس سال کی عمر میں اجمیر ہوکر دہلی پہونچے اور طویل عرصہ تک یہیں مقیم رہے شاہ جہاں نے اورنگزیب کی تعلیم کے لئے آپ کو مقرر کردیا، خود عالم گیر کا بیٹا شاہ عالم اور شاہ فرّخ رسید استاذ ہونے کی بنا پر آپ کا حد درجہ ادب احترام کرتے تھے۔

پچپن سال کی عمر میں حرمین شریفین کی زیارت کے لئے گئے اور وہاں چار پانچ سالہ مدت قیام کے دوران باطنی فیوض و برکات خوب حاصل کئے اور صحیحین کا درس بھی دیا، بہت سی کتابیں آپ نے تصنیف کیں، جن میں اصول فقہ

کی مشہور زمانہ کتاب نور الانوار بھی شامل ہے جو آپ نے مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے طلبہ کے اصرار پر صرف دو ماہ میں لکھی اور اس قدر مقبول ہے کہ تمام مدارس میں طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے۔ آپ کی وفات ۱۱۳۰ھ میں دہلی کے اندر ہوئی اور امیٹھی میں اپنے مدرسہ میں مدفون ہوئے۔ (تذکرۃ، ظفر)

## صاحب شرح تہذیب

☆ ان کا نام عبداللہ بن حسین یزدی ہے اپنے زمانہ کے زبردست محقق اور علامہ تھے بڑے عالم ہونے کے ساتھ عظیم قد وقامت کے مالک اور نہایت خوبصورت تھے شیخ بہاؤ الدین عاملی اور مرزا ابراہیم ہمدانی جیسے مشہور اہل علم وغیرہ نے آپ سے تعلیم حاصل کی ہے، مختلف کتابیں تصنیف کیں جو نہایت عمدہ اور مفید ہیں اُن کتابوں میں شرح تہذیب نہایت معتبر اور داخل درس کتاب ہے۔

۱۰۱۵ھ میں شہر اصبہان میں انتقال ہوا۔ (ظفر)

## صاحب شرح وقایہ

☆ نام عبید اللہ بن مسعود بن محمود احمد بن عبید اللہ بن ابراہیم ہے، آپ کا لقب صدر الشریعۃ الاصغر، دادا محمود کا لقب تاج الشریعہ اور پردادا احمد کا لقب صدر الشریعۃ الاکبر ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت عبادہ بن صامت انصاریؓ سے ملتا ہے آپ اپنے وقت کے امام، جامع معقول ومنقول، محدث جلیل، علم تفسیر

Scanned by CamScanner

نحو ولغت، ادب وکلام اور علم منطق وغیرہ کے متبحر عالم تھے آپ کا خاندان علمی تھا

اپنے دادا تاج الشریعہ وغیرہ سے علم حاصل کیا۔

علامہ قطب الدین رازی شارح شمسیہ نے آپ سے بحث ومباحثہ کرنا چاہا تو پہلے آپ نے اپنے تلمیذِ خاص مولوی مبارک شاہ کو ان کے درس میں بھیجا اس وقت آپ ہرات میں اور قطب الدین رے میں تھے مبارک شاہ نے وہاں پر پہونچ کر بن سینا کی کتاب ''الاشارات'' آپ کو پڑھاتے دیکھا تو قطب الدین رازی کے پاس لکھا کہ یہ شخص آگ کا شعلہ ہے مقابلہ کا خیال چھوڑ دیجئے ورنہ شرمندگی ہوگی۔

آپ نے فقہ کی مشہور کتاب وقایہ کی اعلیٰ شرح تصنیف کی جو شرح وقایہ کے نام سے موسوم اور داخل درس ہے، اس کے علاوہ بھی آپ کی اہم تصانیف ہیں جو بہت نافع اور مقبول ہیں، ۷۴۷ھ میں شارع آباد بخارا میں آپ کی وفات ہوئی اور یہیں پر مدفون ہوئے۔ آپ کے والدین اور والدین کے اجداد سب یہیں پر دفن ہیں دادا تاج الشریعہ اور نانا برہان الدین کی وفات کرمان میں ہوئی اور وہیں پر مدفون ہوئے۔ (ظفر، حالات)

## صاحبِ قطبی، میر قطبی

☆ آپ کا تذکرہ نحو میر کے ضمن میں بیان کردیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

## صاحب دروس البلاغه

☆ یہ کتاب حفنی بک ناصف کی ہے جو انہوں نے ادباء مصر کی ایک جماعت محمد بک دیاب، محمد بک صالح اور مصطفیٰ طموم وغیرہ کے ساتھ مل کر تصنیف کی، ۱۲۷۲ھ میں قاہرہ کی مضافاتی بستی برکۃ الحج میں یتیمی اور ناداری کی حالت میں پیدا ہوئے، ماموں اور دادی نے کفالت کی، ابتدائی تعلیم بستی ہی کے ایک مدرسہ میں رہ کر مکمل کی اور گیارہ سال کی عمر میں ازہر چلے گئے وہاں تیرہ سال قیام کیا پھر دار العلوم میں داخلہ لیکر یہاں سے فراغت اور علوم وفنون میں مہارت حاصل کی ،اس کے بعد مدارس امیریہ میں عربی کے استاد مقرر ہوئے اور پھر لا کالج کے استاذ بنا دئے گئے لیکن قانون پڑھ لینے کے بعد پڑھنے پڑھانے کا مشغلہ چھوڑ دیا اور سرکاری وکیل کے سکریٹری بن گئے پھر ۱۸۹۲ء میں جج منتخب ہو گئے ،اسی دوران جامعہ مصریہ کی دعوت پر ادب پڑھانے لگے ،ادب عربی پر آپ کے لکچر کتابی شکل میں جمع کر دئے گئے جس کا نام حیوٰۃ اللغۃ العربیہ ہے، پھر جب وزارت تعلیم چیف انسپکٹر شیخ حمزہ فتح اللہ کی پینشن ہوئی تو ان کی جگہ آپ آ گئے۔

آپ بڑے خوش مذاق، حاضر جواب، مزاح پسند اور خلیق تھے جدید ادبی تحریک کے ایک مضبوط ستون تھے، آپ کو لغت میں بڑی مہارت اور قواعد میں وسیع معلومات حاصل تھی، فنِ تنقید میں گہری نظر رکھنے والے تھے، مضمون نگاری

میں سجع بندی و بدیع پسندی ہے لیکن مقالات نویسی میں سادگی اور سلاست ومتانت ہے، آپ کی شاعری میں لطائف اور لفظی حسن کی زیادتی ہے، آپ نے دوسرے مؤلفین کے ساتھ مل کر عربی زبان کے قواعد کی کتابوں کا سلسلہ جاری کیا جو آج کل مصری مدارس میں بطورِ کورس متعین ہے، دروس البلاغہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو نہایت عمدہ اور داخل درس کتاب ہے۔ آپ کی وفات ۱۳۳۷ھ میں ہوئی اور مقبرۂ شافعی میں مدفون ہوئے۔ (ظفر، حالات)

## صاحب تلخیص المفتاح

☆ نام محمد بن عبد الرحمان، کنیت ابو عبد اللہ و ابو المعالی اور لقب جلال الدین ہے، آپ قزوین کے باشندے اور شافعی المسلک تھے قزوین کے اندر آپ کی پیدائش حافظ ابن حجر کے بقول ۶۶۶ھ میں ہوئی اور بعض نے ۶۶۰ھ بھی ذکر کیا ہے۔

علامہ قزوین نے دمشق آ کر تعلیم حاصل کی، فقہ، اصول فقہ، معانی و بیان وغیرہ علامہ ایکی سے پڑھا اور علم حدیث علامہ عز فاروقی سے حاصل کیا، بہت ذہین، فصیح و بلیغ، زبان آور خطیب، خوشنویس، ادیب اور صاحبِ اخلاق جمیلہ تھے، اپنے دور کے زبردست فقیہ اور قاضی القضاۃ تھے بیس سال سے کم عمر میں ہی روم کے قاضی منتخب ہوئے، جامع مسجد دمشق کے خطیب بھی رہے، پھر سلطان

Scanned by CamScanner

ناصر نے دمشق سے بلا کر آپ کو شام کا قاضی بنادیا، دوبارہ پھر دمشق کے قاضی بنے، زمانہ قضاء میں ہی آپ پر فالج گرا اور اس سے صحت یاب نہ ہوسکے بالآخر ۱۵/جمادی الاول ۷۳۹ھ میں وفات پاگئے۔

آپ کی تصانیف میں ''تلخیص المفتاح'' فن بلاغت میں نہایت جامع اور مختصر کتاب ہے جو علامہ سکاکی کی مشہور ترین کتاب مفتاح العلوم ثالث کی تلخیص ہے اور چونکہ غایت درجہ مختصر ہے اس لئے شرح کے طور پر ایک اور کتاب ''الایضاح'' کے نام سے لکھی، آپ کی تلخیص بہت مقبول ہوئی اس پر بہت سے شروح وحواشی سے لکھے گئے علامہ سعد الدین تفتازانی نے اسکی شرح مطول اور مختصر المعانی لکھی جو مدارس میں داخل نصاب ہے اور طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے۔

(ظفر، حالات)

## صاحب فصولِ اکبری

☆ نام علی اکبر اور والد کا نام علی ہے، نسلاً حسینی اور مذہباً حنفی ہیں، الٰہ آباد کے رہنے والے تھے، اونچے درجہ کے عالم دین تھے، وزیر سعد اللہ خان نے انہیں اپنے فرزند لطف اللہ کا معلم مقرر کیا تھا، اس کے بعد اورنگزیب عالمگیر کے صاحبزادے محمد اعظم کی تعلیم پر مامور رہے، جب عالمگیر کو آپ کی بالغ نظری، علمی مہارت اور زہد وتقویٰ کا علم ہوا تو شہر لاہور کا قاضی بنادیا اور تاحیات اس منصب

Scanned by CamScanner

پر فائز رہے آپ نے محنت اور دیانت داری کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائی۔

قاضی صاحب پابندِ شریعت اور نہایت پاکیزہ سیرت تھے، فتاویٰ عالمگیری کی جس وقت تدوین ہورہی تھی اس وقت چوتھائی حصہ کی آپ نے نگرانی کی لیکن جب قوام الدین اصفہانی لاہور کا گورنر بنا تو اسکے اشارہ پر کوتوال شہر نے آپ کو قتل کردیا ، عالمگیر کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو قصاص میں کوتوال شہر کو قتل کردیا گیا اور گورنر کو شیخ الاسلام کے سپرد کردیا جس کی جان بخشی قاضی صاحب کے لواحقین کے معاف کرنے پر ہوسکی۔

فنِ صرف میں فصولِ اکبری آپ کی مشہور تصنیف ہے اس کے علاوہ اصول اکبری ہے جس کی شرح عربی زبان میں لکھی، ۱۰۹۰ھ میں آپ کا قتل ہوا۔

(تذکرۃ ،ظفر)

## سالِ پنجم

## صاحبِ جلالین شریف (نصفِ اول)

☆ نام عبد الرحمان بن ابی بکر محمد کمال الدین بن سابق الدین الاسیوطی ، سیوط کی طرف نسبت ہے جسے اسیوط بھی کہتے ہیں کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین ہے، مصر کے نواح میں دریائے نیل کے مغربی جانب ایک شہر ہے وہیں محلّہ خضریہ کے اندر جو سوق خضر کے ساتھ مشہور ہے یکم رجب ۸۴۹ھ میں پیدا

Scanned by CamScanner

ہوئے، اپنے زمانہ کے باکمال ائمہ فن میں سے تھے، آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر کے عمدہ منہاج، الفیہ، ابن مالک وغیرہ کتابیں حفظ کیں، آپ بہت ذہین تھے اپنے زمانہ میں علم حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے خود ہی فرمایا کہ مجھے دولاکھ احادیث یاد ہیں اگر اس سے زیادہ ملتیں تو انہیں بھی یاد کرتا۔

جب چالیس سال کی عمر ہوئی تو درس وتدریس وغیرہ اور تمام دنیوی تعلقات ختم کر کے عبادت اور رشد وہدایت میں مشغول ہو گئے، طبیعت میں اس قدر استغناء تھا کہ امراء واغنیاء میں سے کسی کا بھی ہدیہ وتحفہ قبول نہ فرماتے تھے، حافظ ابن حجر عسقلانی کے شاگرد تھے۔

آپ کے خادم خاص محمد بن علی حبّاک کا بیان ہے کہ ایک روز مجھ سے قیلولہ کے وقت فرمایا کہ اگر تم میری زندگی میں یہ راز فاش نہ کرو تو آج عصر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھوا دوں؟ عرض کیا ضرور، فرمایا آنکھیں بند کرو اور ہاتھ پکڑ کر تقریباً ۲۷؍قدم چل کر فرمایا آنکھیں کھول دو، دیکھا تو باب معلاۃ پر تھے وہاں طواف کیا زم زم پیا اور واپسی میں آنکھیں بند کرا کے سات قدم دوڑایا آنکھیں کھولیں تو ہم مصر میں تھے، آپ کو خواب میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ستر مرتبہ سے زیادہ ہوئی۔

پانچ سو سے زائد آپ کی تصانیف ہیں جلالین نصفِ اول اکیس سال کی

Scanned by CamScanner

عمر میں صرف چالیس ایام میں اپنے استاد جلال الدین محلی کے ہی طرز پر لکھی، ہاتھ کے ورم میں مبتلا ہو کر شب جمعہ ۱۹؍ جمادی الاول ۹۱۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ (ظفر، تذکرۃ)

## صاحب جلالین شریف (نصف ثانی)

☆ نام محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد محلی ہے کنیت ابو عبد اللہ اور لقب جلال الدین ہے محلہ کبریٰ کی طرف نسبت ہے جو مغربی مصر کا ایک شہر ہے ماہِ شوال ۷۹۱ھ کے اندر قاہرہ میں پیدا ہوئے،

پہلے قرآن کریم حفظ کیا اور ابتدائی چند کتابیں پڑھیں اس کے بعد علامہ شمس بساطی، بدر محمود اقصرائی اور علامہ بیجوری وغیرہ سے تفسیر، اصولِ فقہ، اور اصول دین میں ملکہ حاصل کیا۔ پہلے کپڑے کی تجارت کرتے تھے بعد میں کسی کو اپنا قائم مقام بنا کر خود درس و تدریس میں مشغول ہو گئے اور خلقِ کثیر نے آپ سے علم حاصل کیا۔

تقویٰ اور دیانت داری میں آپ بے مثال تھے حق بات جس سے بھی سنتے تو فوراً اس کی طرف رجوع کر لیتے، آپ پر عہدۂ قضاء پیش کیا گیا تو اس سے انکار کر دیا، بہت سی کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں جن میں جلالین شریف بہت کامیاب تفسیر ہے اور داخلِ درس ہے اس تفسیر کے الفاظ قریب قریب قرآنی

Scanned by CamScanner

الفاظ کے ہم عدد ہیں۔

تفسیر مذکور کو جلالین اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دو بزرگوں کی تصنیف ہے ایک جلال الدین محلی دوسرے جلال الدین سیوطی، مگر عام طور سے یہ مغالطہ ہو جاتا ہے کہ نصف اول کس کا ہے اور نصفِ ثانی کس کا؟ اس کو پہچاننے کی آسان صورت یہ ہے کہ حروفِ تہجی کے اعتبار سے پہلے سین آتا ہے اور میم بعد میں آتا ہے تو سیوطی کے شروع میں سین ہے اس لئے ان کا نصفِ اول ہے اور محلی کے شروع میں میم ہے جو بعد والا حرف ہے تو ان کا بعد والا نصفِ ثانی ہے، علامہ محلی کی تفسیر سورۂ کہف سے سورۂ ناس تک ہے۔

مرض اسہال میں مبتلا ہو کر ۱۵ / رمضان ۸۶۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی، متعدد مرتبہ زندگی میں زیارتِ بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئے۔ (ظفر)

## صاحب ہدایہ

☆ نام علی بن ابی اکبر بن عبد الجلیل، کنیت ابو الحسن اور لقب برہان الدین ہے سلسلۂ نسب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے، ۸/ رجب ۵۱۱ھ بروز دوشنبہ آپ کی پیدائش ہوئی، مرغنیان کے رہنے والے تھے جو کاشغر اور سمرقند کے درمیان واقع ہے، آپ نے اپنے زمانہ کے ان علماء سے علم حاصل کیا جو ہر فن میں مرجع خلائق تھے صاحبِ جواہر مضیۂ فرماتے ہیں کہ صاحب ہدایہ امام وقت

Scanned by CamScanner

، فقیہ بے بدل، حافظ دوراں، محدث زماں، مفسر قرآن، جامع علوم، ضابط فنون، پختہ علم، محقق، وسیع النظر، باریک بیں، عابد وزاہد، پرہیزگار، ماہر فنون، اصول، بے مثل ادیب اور بے نظیر شاعر تھے، علم ادب میں آپ کا ثانی نہیں دیکھا گیا۔ خود قاضی خاں اور رزین الدین عتابی سے منقول ہے کہ آپ فقہ میں اپنے ہم عصروں پر بلکہ اپنے اساتذہ سے بھی سبقت لے گئے تھے نیز نقد دلائل واستخراج مسائل میں جو ملکہ آپ کو حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں، پس انصاف یہ ہے کہ آپ کو مجتہدین فی المذہب کے زمرہ میں شمار کیا جائے جس میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ تھے۔

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں ہدایہ وہ مایہ ناز اور بلند پایہ علمی شاہکار ہے جس کی مثال آج تک کوئی پیش نہ کرسکا، علمائے احناف کے فتاویٰ کا مدار اسی کتاب پر ہے اور یہ کتاب مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔

ذی الحجہ، ۵۷۳ھ کو بروز بدھ ظہر کی نماز کے بعد آپ نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا اور تیرہ سال میں تکمیل کی، اُس زمانے میں ہمیشہ روزہ رکھتے مگر ظاہر نہ فرماتے، خادم جب کھانا لاتا تو چپکے سے کسی طالب علم کو کھلادیتے، ہمیشہ بدھ کے روز سے سبق شروع کراتے اور تصنیف وتالیف کی ابتداء بھی اسی دن سے کرنے کا آپ کا معمول تھا۔

۱۴؍ ذی الحجہ ۵۹۳ھ کو سمرقند میں آپ کی وفات ہوئی۔ (ظفر، حالات)

## صاحب مختصر المعانی

☆ نام مسعود بن عمر بن عبد اللہ اور لقب سعد الدین تفتازانی ہے ۸؍ صفر ۷۲۲ھ میں خراسان کے شہر تفتازان میں پیدا ہوئے، شیخ عضد الدین اور علامہ قطب الدین رازی وغیرہ سے علوم وفنون حاصل کئے، عنفوان شباب ہی میں آپ کا شمار علماء کبار میں ہونے لگا، بعض حضرات کا بیان ہے کہ آپ شروع میں بہت کند ذہن اور عضد الدین کے حلقۂ درس میں سب سے غبی تھے مگر کتابوں کا مطالعہ سب سے زیادہ کرتے تھے، ایک مرتبہ خواب میں کسی نے ان سے کہا کہ سعد الدین چلو تفریح کر آئیں انہوں نے جواب دیا کہ انتہائی مطالعہ کے باوجود میں کتاب کو نہیں سمجھ پاتا تفریح کروں تو کیا حشر ہوگا وہ شخص چلا گیا، اسی طرح تین مرتبہ آمد و رفت کے بعد اس شخص نے کہا کہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرما رہے ہیں یہ گھبرا کر ننگے پاؤں چل پڑے شہر سے باہر دیکھا کہ ایک جگہ کچھ درخت ہیں وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما ہیں مسکرا کر فرمایا کہ ہم نے تمہیں بار بار بلایا اور تم نہیں آئے؟ عرض کیا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ یاد فرما رہے ہیں اس کے بعد انہوں نے اپنی غباوت کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِفْتَحْ فَمَکَ" یعنی اپنا منہ کھولئے انہوں

Scanned by CamScanner

نے منہ کھولا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعابِ دہن منہ میں ڈالا اور دعاء کے بعد فرمایا جاؤ، اگلے روز عضد الدین کے درس میں کئی اشکالات پیش کر دیئے ساتھیوں نے تو بے معنیٰ سمجھے مگر استاذ نے پہچان لیا اور کہا آج تم وہ نہیں ہو جو اس سے پہلے تھے۔

آپ صرف ونحو، معانی وبیان، اور منطق وغیرہ کے ماہر تھے مختلف علوم وفنون پر مختلف کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں ہیں جن میں مختصر المعانی، شرح عقائد، وغیرہ داخل درس ہیں۔ ۲۲ رمحرم ۷۹۲ھ بروز پیر سمرقند میں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں پر مدفون ہوئے۔ (ظفر، تذکرۃ)

## صاحبِ الفوز الکبیر

☆ نام احمد عرف ولی اللہ کنیت ابو الفیاض اور تاریخی نام عظیم الدین مشہور ہے، سلسلۂ نسب یہ ہے ولی اللہ احمد بن شاہ عبدالرحیم بن وجیہ الدین شہید بن معظم بن منصور دہلوی، آپ کا سلسلہ نسب والدِ محترم کی طرف سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہونچتا ہے آپ کی پیدائش ۴؍ چہار شنبہ ۱۱۱۴ھ مطابق ۱۷۰۲ء کو اپنے نانہال قصبہ پھلت ضلع مظفر نگر میں ہوئی۔

پانچ سال کی عمر میں والدِ محترم سے پڑھنا شروع کیا اور سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنے کے ساتھ بقدرِ ضرورت ارکان وفرائض بھی معلوم

Scanned by CamScanner

کر لئے، سترہ سال کی عمر میں والدِ محترم نے آپ کو اجازتِ بیعت دی اور مدرسہ رحیمیہ و خانقاہِ رحیمیہ کا انتظام آپ کے سپرد کر کے ۱۲ رصفر ۱۱۳۱ھ مطابق ۱۷۱۹ء کو وفات پا گئے۔

۱۱۴۳ھ مطابق ۱۷۳۱ء میں علم حدیث کے لئے حجاز مقدس کا سفر کیا چودہ ماہ وہاں قیام کر کے ۱۴ ررجب ۱۱۴۵ھ کو دہلی واپس آ گئے۔

اس قیام کے دوران دو مرتبہ آپ نے حج بھی فرمایا، آپ اپنے دور کے سب سے بڑے مفسر، محدث اور زبردست مجتہد تھے، شیخ محمد عاشق پھلتی، شاہ نور اللہ بڈھانوی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شیخ رفیع الدین مرادآبادیؒ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

مصنف کی حیثیت سے بھی شاہ صاحب کا درجہ بہت بلند ہے، آپ کی تصانیف نہایت عمدہ مقبول و مشہور انتہائی مفید اور بے مثال ہیں، ان میں مایۂ ناز تصنیف ''حجۃ اللہ البالغۃ'' ہے اور اصول تفسیر میں ''الفوز الکبیر'' فارسی زبان میں ایک جامع رسالہ لکھا جس کا عربی ترجمہ علامہ منیر الدین دمشقی نے کیا ہے جو مدارس میں داخل درس ہے، آپ کی وفات ۲۹ رمحرم ۱۱۷۶ھ مطابق ۱۷۶۳ء کو دہلی میں ہوئی اور مقبرہ مہندیان میں اپنے والد ماجد کے مزار کے قریب مدفون ہوئے۔

(ظفر، حالات)

# صاحب دیوان (متنبی)

☆ نام احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد جعفی، کندی، کنیت ابو الطیب اور لقب متنبی ہے، ۳۰۳ھ میں کوفہ کے محلہ کندہ میں پیدا ہوا اس لئے کوفی، کندی اور جعفی کہا جاتا ہے۔

متنبی نے ابتدائی تعلیم کوفہ میں حاصل کی اس کے بعد وہاں سے اپنے والد کے ساتھ ملکِ شام چلا گیا، فنِ لغت میں اپنے زمانہ کا ممتاز ترین فرد تھا بلند پایہ شاعر اور فصیح اللسان ادیب گذرا ہے، قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ ساٹھ صفحات کی کتاب ایک مرتبہ دیکھ کر از اول تا آخر حفظ سنا دی تھی۔

اسکو متنبی کہے جانے کی کئی وجہوں میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس نے بادیۂ سماوہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور خود کے اشعار کو اپنا معجزہ قرار دیا، بنی کلب وغیرہ کے بہت سے لوگ اسکی نبوت کے قائل ہو گئے تھے اور ملکِ شام میں خاندان کے خاندان اس کے ہاتھ پر بیعت ہونے لگے تو شاہ اخشیدیہ کے نائب ابولؤلؤ امیر حمص نے اس پر چڑھائی کی اور اس کے مجمع کو منتشر کر کے متنبی کو قید کر لیا بعد میں توبہ کرنے پر اس کو رہا کیا گیا، قید سے رہائی کے بعد ۳۳۷ھ میں امیر سیف الدولہ حمدانی کے دربار میں حلب جا کر رہا، سیف الدولہ اس کا خوب خیال رکھتا تقریباً نو سال حلب میں گزار کر متنبی سیف الدولہ کے دربار سے الگ ہو گیا

،اور ۳۴۶ھ میں اخشیدی حکمراں کافور کے پاس مصر چلا گیا، کافور نے متنبی سے وعدہ کرلیا اسے کسی علاقہ کا گورنر بنادے گا مگر وہ اپنا وعدہ پورا نہ کرسکا تو متنبی کافور سے متنفر ہوکر بغداد گیا اور آخر میں بویہ خاندان کے حکمراں عضد الدولہ کے پاس شیراز چلا گیا۔

شیراز سے کوفہ جارہا تھا کہ راستہ میں فاتک بن ابی جہل اسدی اور اسکے رفقاء سے ٹکراؤ ہوگیا جس میں متنبی، اس کا بیٹا اور غلام مفلح قتل کردئے گئے، یہ واقعہ ۳۵۴ھ میں پیش آیا (ظفر، حالات)

## صاحبِ دیوانِ حماسہ

☆ نام حبیب بن اوس، کنیت ابوتمام اور طائی نسبت ہے، دمشق کے اندر جاسم نامی گاؤں میں ۱۹۰ھ میں پیدا ہوا اور مصر میں پرورش پائی، شیریں کلام طویل القامۃ برجستہ گو، اور حاضر دماغ شخص تھا ابوتمام کا خاندان عیسائی تھا اور اس کے والد کا نام ثادوس تھا جس کو ابوتمام نے ترمیم کرکے اوس کردیا اور ایک فرضی نسب نامہ وضع کرکے قبیلۂ طے سے منسوب کرلیا اسی وجہ سے ابوتمام کو طائی کہا جانے لگا۔ ابوتمام جب جوان ہوا تو مصر چلا گیا، وہاں کی جامع مسجد میں پانی بھرنے کا کام کرنے لگا اور مسجد کے علماء سے علم حاصل کرکے عربی کے اصول وقواعد یاد کیے، یہ مستقل اشعار حفظ کرتا اور شعراء کی نقل اتارتا، اسی سلسلہ میں

Scanned by CamScanner

خوب محنت اور جد و جہد کرتا رہا، آخر کار آگے چل کر بے مثال مقبول و مشہور شاعر بنا اور امراء و خلفاء کی مدح کر کے خوب انعام و اعزاز حاصل کئے۔

علماء نے لکھا ہے کہ قبیلہ طے میں تین آدمی بے مثال پیدا ہوئے ہیں سخاوت میں حاتم طائی، زہد و تقویٰ میں داؤد بن نصیر طائی اور شاعری میں حبیب بن اوس طائی۔

ایک مرتبہ ابو تمام نے خراسان میں عبد اللہ بن طاہر کی مدح کر کے ایک ہزار اشرفیاں حاصل کیں وہاں سے بارادۂ عراق واپس ہو رہا تھا راستہ میں برف باری کے سبب ہمدان میں ابو الوفاء بن سلمہ کے یہاں ٹھہر گیا جس کے پاس بہت سے دواوینِ عرب موجود تھے ابو تمام نے ان سے فائدہ اٹھا کر مشہور ترین مجموعۂ اشعار مرتب کیا جو آج تک سارے عالم میں دیوان حماسہ کے نام سے مشہور ہے۔

ابو تمام کی دفات ۲۳۱ھ میں موصل میں ہوئی اور وہیں باب الیدان سے باہر خندق کے کنارے دفن کر دیا گیا۔ (ظفر، حالات)

## صاحب میبذی

☆ نام میر حسن بن معین الدین، لقب کمال الدین اور نسباً حسینی ہیں میبذ کے رہنے والے تھے اس لئے میبذی کہے جاتے ہیں، آپ نے شیراز میں محقق دوانی سے علم حاصل کیا اور مملکت یزد میں ایک مدت تک قاضی بنے رہے، صاحبِ معجم کے بقول آپ علماء متأخرین اور ماہر متکلمین میں کثیر تصانیف والے اور بڑے عالم تھے۔

فلسفہ میں اثیر الدین ابہری کی کتاب ہدایۃ الحکمۃ کی شرح آپ نے شرح ہدایۃ الحکمۃ لکھی جو میبذی کے نام سے مشہور ہے اور مدارس میں پڑھائی جاتی ہے ۹۱۰ھ یا ۹۰۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

(ظفر، حالات)

## صاحب حسامی

☆ نام محمد بن محمد بن عمر، کنیت ابو عبد اللہ اور لقب حسام الدین ہے فرغانہ کے ایک خوبصورت شہر اَخْسِیکَثْ کے رہنے والے تھے اسی وجہ سے آپ کو اخسیکثی کہا جاتا ہے، شیخ کامل، امام فاضل، عالم فروع واصول تھے۔

اصول فقہ میں حسامی جس کا پورا نام ”المنتخب الحسامی“ ہے آپ کی معتبر اور بہت مقبول کتاب ہے جو داخل نصاب ہے اس کے علاوہ امام غزالی کی کتاب

''محول'' کی تردید میں جو امام اعظم کی تشنیع پر مشتمل ہے آپ نے ایک رسالہ چھ فصول میں لکھا جس میں امام غزالی کے ایک ایک قول کی مدلل تردید کرکے امام صاحب کے مناقب جلیلہ کو بیان کیا ہے۔ ۲۲ / یا ۲۳ / ذی قعدہ ۶۴۴ھ بروز دوشنبہ آپ کی وفات ہوئی اور استاذ قاضی خاں کے قریب مقبرۃ القضاۃ میں مدفون ہوئے۔ (ظفر، حالات)

## صاحبِ مقاماتِ حریری

☆ نام قاسم بن علی بن محمد بن عثمان اور کنیت ابو محمد ہے، ریشم کا کاروبار کرتے تھے اس لئے آپ کو حریری کہا جاتا ہے قبیلۂ بنی حرام سے آپ کا نسبی تعلق تھا اس وجہ سے الحرامی کہے جاتے ہیں، شہر بصرہ کے قریب قصبہ مشان کے اندر ۴۴۶ھ میں پیدا ہوئے اور بصرہ کے محلّہ بنی حرام میں سکونت اختیار کی ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کی ولادت بصرہ ہی میں ہوئی۔

آپ نے علمِ ادب ابوالقاسم فضل بن محمد قصبانی سے اور علمِ حدیث ابوتمام محمد بن الحسین وغیرہ سے حاصل کیا، نحو ولغت کا آپ نے خوب مطالعہ کیا تھا اس لئے کچھ ہی دنوں میں فنی مہارت اور معاصرین پر زبردست فوقیت حاصل کی، آپ فصاحت وبلاغت کے امام، ذہانت میں بے مثال، اہلِ ثروت اور مالدار لوگوں میں سے تھے، بصرہ میں آپ کی اٹھارہ ہزار کھجوریں تھیں آپ نظم ونثر پر

Scanned by CamScanner

یکساں قدرت رکھتے تھے بلکہ نثر نگاری کے امام تھے۔

علامہ حریری انتہائی ہوشیار، پرہیز گار اور پاک باطن انسان تھے لیکن ظاہری حسن وجمال سے محروم تھے، غور وفکر کے وقت آپ کو ڈاڑھی نوچنے کی عادت تھی، آپ کی تصانیف میں مقاماتِ حریری قابلِ فخر اور بے مثال کتاب ہے۔

اس کتاب کے لکھنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ابوزید سروجی ایک فصیح وبلیغ اور بھکاری آدمی تھا، ایک مرتبہ یہ سفر کر کے مسجد بنی حرام میں آیا حاضرین کو احترام کے ساتھ سلام کرنیکے بعد اپنی خستہ حالی اور پریشانی کو ایسے فصیح الفاظ میں بیان کیا کہ لوگوں کو مسحور کر لیا، حاضرین مجلس میں علامہ حریری اور بہت سے فضلاء بھی موجود تھے، سب اس کے کلام کی فصاحت وبلاغت سے بہت خوش ہوئے۔

اسی روز حریری کے پاس بڑے بڑے علماء وفضلاء بغرض ملاقات تشریف لائے، موصوف نے انکو ابوزید سروجی کا پورا واقعہ سنایا اور اس کی تعریف کی تو حاضرین نے بتایا کہ وہ ہر مسجد میں اسی طرح رنگ وروپ بدل کر اپنے علم وفضل کا اظہار کرتا ہے اس پر علامہ حریری نے مقامہ حرامیہ تصنیف کیا جو سب سے پہلا مقامہ ہے اور اسکو ابوزید کی طرف منسوب کیا، یہ مقامہ بہت مشہور ہوا اور مسترشد باللہ کے وزیر نوشرواں بن خالد بن محمد قاشانی نے اس مقامہ کو دیکھ کر اس جیسے اور مقامے لکھنے کی فرمائش کی تو علامہ حریری نے پچاس مقامات لکھے، کتاب کے

Scanned by CamScanner

دیباچہ میں آپ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ۶ ؍ رجب ۵۱۵ھ یا ۵۱۶ھ میں شہر بصرہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ (ظفر)

## صاحب سلم العلوم

☆ نام قاضی محب اللہ بن عبد الشکور ہے صوبہ بہار کے کڑا نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، چیدہ چیدہ حضرات سے علم حاصل کیا، قطب الدین بن عبد الحلیم انصاری آپ کے اساتذہ میں ہیں، آخر میں علامہ قطب الدین شمس آبادی کی خدمت میں شمس آباد (قنوج) پہونچے اور زیور فضائل سے آراستہ ہوکر علم کے آفتاب و ماہتاب بنے۔

آپ بہت بڑے منطقی، اصولی، فقیہ اور ان علوم میں ہر طرح سے مہارت تامہ رکھتے تھے، تکمیلِ علوم کے بعد شاہ عالمگیر کے پاس دہلی پہونچے تو انہوں نے آپ کو لکھنؤ کا قاضی بنا دیا کچھ دنوں وہاں قضاء کا کام کیا پھر اسی عہدہ پر حیدرآباد منتقل کر دئے گئے اس کے بعد عالمگیر نے قضاء کا عہدہ ختم کر کے آپ کو اپنے پوتے کی تعلیم پر مامور کر دیا پھر جب اورنگ زیب عالمگیر نے آخری عمر میں اپنے بیٹے شاہ عالم کو کابل کا حکمراں متعین کیا تو شاہ عالم کے ساتھ آپ کو بھی اپنے پوتے کی تعلیم کے لئے کابل بھیج دیا۔

اسی عرصہ میں ۱۱۱۸ھ کے اندر عالمگیر کا انتقال ہو گیا، اسکے بعد شاہ عالم

سلطنتِ مغلیہ کا فرماں روا بنا تو اس نے قاضی صاحب کو ہندوستان کی ریاستوں کا صدر بنا دیا اور فاضل خاں کا لقب دیا۔

آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں جن میں اصول فقہ میں ''مسلم الثبوت'' ایک شاندار کتاب لکھی، ایسے ہی فن منطق ''سلم العلوم'' ایسی عمدہ اور بے مثال کتاب تصنیف کی جس نے منطق میں ایک نئی جان پیدا کر دی اور اتنی مقبول ہوئی کہ تمام مدارس میں طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے، علماء وفضلاء نے اس کتاب کی بہت سی شروحات لکھیں جن میں ملا حسن، ملا مبین، حمد اللہ، قاضی مبارک وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ۱۱۱۹ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ (ظفر، حالات)

## سال ششم

## صاحبِ مشکوٰۃ شریف

☆ نام محمد بن عبد اللہ، کنیت ابو عبد اللہ اور ولی الدین لقب ہے نسباً عمری ہیں، خطیب تبریزی سے مشہور ہوئے، اپنے وقت کے محدث علام اور فصاحت وبلاغت کے امام تھے، بہت سی کتابیں آپ نے تصنیف کیں جن میں سب سے زیادہ مشہور صحاح ستہ کا ضخیم مجموعہ ''مشکوٰۃ المصابیح'' ہے جس میں صحاح کے سوا دوسری کتابوں کی حدیثیں بھی جمع کی گئی ہیں نہایت مقبول اور متداول کتاب ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ دراصل علامہ فرّاء بغوی کی مصابیح السنہ کی تکمیل ہے ،مصابیح میں صرف احادیث مذکور تھیں ،راوی کا نام ،مُخرِج حدیث ،صحت وضعف ،حسن وغیرہ کا تذکرہ نہ تھا یہ سب صاحبِ مشکوٰۃ نے کیا اور ہر باب میں فصل ثالث کا بھی اضافہ کیا۔

صاحبِ مصابیح نے اپنی مصابیح میں ہر باب کے تحت دو فصلیں قائم کی ہیں ،فصل اول میں صحیحین کی احادیث لائے جن کو صحاح کے نام سے تعبیر کیا ،اور فصل ثانی میں ابوداؤد ،ترمذی ،نسائی وغیرہ کی حدیثیں لائے جن کو حسان کے نام سے یاد کیا ہے۔

صاحبِ مشکوٰۃ نے اکثر وبیشتر ہر باب میں تیسری فصل کا اضافہ کیا ہے جس میں صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث کی احادیث لائے نیز مرفوع احادیث کے علاوہ صحابہ اور تابعین کے اقوال وافعال بھی جو باب کے مناسب تھے جمع کردئے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف کو حلقۂ محدثین میں بہت جلد مقبولیت ملنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قارئین حدیث کو ایک ہی کتاب میں زندگی کے تمام معاملات سے متعلق حدیثیں مل جاتی ہیں۔

مصابیح کی کُل احادیث کی تعداد چار ہزار چار سو چراسی تھی ،آپ نے ایک ہزار پانچ سو گیارہ حدیثوں کا اضافہ کیا تو مشکوٰۃ کی کُل احادیث کی تعداد

Scanned by CamScanner

پانچ ہزار نوسو پچانوے ہوگئی۔

تاریخ حدیث میں ہے کہ آپ کی وفات ۴۰۷ھ میں ہوئی۔ (تذکرۃ، ظفر)

## صاحبِ سراجی

☆ نام محمد بن محمد بن عبد الرشید سجاوندی، سجاوند کے رہنے والے تھے اسی نسبت سے سجاوندی کہے جاتے ہیں، کنیت ابو طاہر اور لقب سراج الدین ہے جس کی وجہ سے علمِ فرائض کی آپ کی مشہور ومعروف تصنیف کا نام بھی ''فرائض سراجیہ'' ہے بکثرت اس کتاب کی شروحات لکھی گئی ہیں جن میں سب سے عمدہ شرح سید شریف جرجانی کی ''شریفیہ'' ہے اور خود علامہ سجاوندی نے بھی اس کتاب کی شرح لکھی ہے۔ (تذکرۃ)

## صاحبِ شرح عقائد

☆ آپ کے حالات مختصر المعانی کے ضمن میں بیان ہو چکے۔

## صاحبِ نخبۃ الفکر

☆ کنیت ابو الفضل، لقب شہاب الدین نام احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد، ابن حجر عسقلانی سے مشہور ہوئے، ۲۳ر شعبان ۷۷۳ھ میں مصر کے شہر عسقلان میں پیدا ہوئے آپ کے جدِّ امجد کا لقب ابن حجر تھا اس لئے آپ نے

اپنے لئے بھی ابن حجر ہی کو پسند کیا، آل حجر کی نسبت سے ابن حجر مشہور ہوئے۔

طلبِ حدیث کے لئے حافظ ابن حجر نے شام، یمن، اسکندریہ، حرمین شریفین وغیرہ کے سفر کئے اور چشمۂ علم سے سیراب ہوئے، کہا جاتا ہے کہ آپ فطری شاعر کسبی محدث، اور بہ تکلف فقیہ تھے، بلاشبہ امتِ محمدیہ کو آپ کے علم سے بے حد نفع پہونچا ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ کاندھلوی فرماتے تھے کہ اگر حافظ ابن حجر پیدا نہ ہوتے تو ہم لوگ حدیث پڑھانے کے قابل ہی نہ ہوتے، آپ کی تصانیف امام سخاویؒ کے مطابق ۱۵۰ ر سے زائد ہیں ان میں فتح الباری شرح عربی بخاری جو ۱۰ ر جلدوں میں ہے بخاری کی نہایت عمدہ شرح لکھی، اس کے علاوہ اصول حدیث میں ''شرح نخبۃ الفکر'' نہایت جامع کتاب ہے جو مدارس میں سینکڑوں سال سے داخل درس ہے اور طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے، پہلے آپ نے نخبۃ الفکر متن لکھا پھر اس کی شرح ''نزہۃ النظر فی شرح نخبۃ الفکر'' لکھی اور متن وشرح اس طرز سے ملا دیئے کہ دونوں علیحدہ معلوم نہیں ہوتے بلکہ مسلسل ایک کتاب معلوم ہوتی ہے، آپ نے اپنی جملہ تصانیف کی شہرت اور مقبولیت کا مشاہدہ اپنی حیات میں ہی کر لیا تھا اور تمام تصانیف اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ محدثین میں آپ بہت اونچے درجہ کے محقق تھے۔

آپ کی وفات ۲۸ ر ذی الحجہ ۸۵۲ھ میں ہوئی اور مصر کے مشہور مقبرہ

قرافۃ الصغریٰ میں امام شافعیؒ کی قبر کے قریب مدفون ہوئے۔ (ظفر، حالات)

## صاحب بیضاوی شریف

☆ نام عبد اللہ بن عمر بن محمد بن علی، کنیت ابوالخیر اور ناصر الدین لقب ہے، شیراز میں ایک بستی کا نام بیضاء ہے آپ وہیں پیدا ہوئے اسی نسبت سے شیرازی و بیضاوی کہلاتے ہیں، شیراز کے قاضی تھے اس لئے قاضی بیضاوی سے مشہور ہیں مسلکاً شافعی تھے۔

آپ بہت سے علوم میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے بہت اونچے درجہ کے صالح بزرگ تھے، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ تبریز تشریف لے گئے اور کسی فاضل کے حلقۂ درس میں خاموشی سے پیچھے بیٹھ گئے، استاذ نے کوئی اشکال پیش کیا اور کہا کہ یا تو اس کا حل بیان کردو ورنہ کم سے کم اس کے الفاظ ہی لوٹا دو، چنانچہ آپ نے الفاظ کا اعادہ کر کے اس معمہ کو حل کیا اور ترتیب میں جو کمی تھی اسے بھی ظاہر فرمادیا ساتھ ہی اسی طرح کا اشکال کر کے استاذ سے کہا کہ آپ اسے حل فرمادیجے؟ استاذ سے کوئی جواب نہ بن سکا، مجلس میں وزیر بھی موجود تھا اس نے آپ کے کمال فہم کو دیکھ کر پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اور کہاں سے آئے ہو؟ قاضی صاحب نے جواب دیا کہ میں بیضاوی ہوں اور عہدۂ قضاء کے لئے شیراز سے حاضر ہوا ہوں، وزیر نے آپ کا بڑا اکرام کیا اور شاہی لباس انعام میں دیکر

Scanned by CamScanner

آپ کو شیراز کا قاضی بنا دیا۔

آپ کی تصانیف میں تفسیر بیضاوی بہت مشہور و معروف اور داخل درس کتاب ہے، اسکے علاوہ فقہ میں منتخب الحسامی کی شرح، نحو میں کافیہ کی شرح، منطق میں شرح مطالع اور حدیث میں شرح مصابیح تصنیف کیں، جو آپ کے تبحر علمی کا واضح ثبوت ہے۔

آپ کی وفات تبریز کے اندر ٦٨٥ھ یا ٦٨٢ھ میں ہوئی، پہلا قول راجح ہے۔ (ظفر، حالات)

## سال ہفتم

## مؤطا امام مالک

☆ نام مالک، والد کا نام انس، کنیت ابو عبداللہ، اور لقب امام دار الہجرۃ ہے سلسلۂ نسب یہ ہے مالک بن انس ابی عامر اصبحی، آپ کا اصل خاندان یمن کا تھا اور وہاں کے شاہی خاندان حمیر کی شاخ ''اصبح'' سے تعلق ہونے کی وجہ سے آپ کو اصبحی کہا جاتا ہے، آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے پردادا ابو عامر مدینہ میں رہائش پذیر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہو کر صحابیٔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بنے۔

امام مالک ٩٠ھ یا ٩٣ھ یا ٩٥ھ میں پیدا ہوئے راجح قول

۹۳ھ کا ہے، آپ کا قد لمبا، جسم فربہ، رنگ سفید، ناک بلند، ڈاڑھی گھنی اور لمبی، نہایت عمدہ اور بیش قیمتی لباس پہنتے تھے، عطر زیادہ تر استعمال فرمایا کرتے تھے قرآن شریف کی قرأت وسند مدینہ کے امام القراء نافع بن عبد الرحمان سے حاصل کی، طالبِ علمی کے زمانہ میں سرمایہ کی کمی تھی اس لئے چھت کی لکڑی فروخت کر کے تعلیم حاصل کرتے، نوسو سے زائد شیوخ سے علم حاصل کیا جن میں تین سو تابعین اور چھ سو تبع تابعین تھے۔

حدیث کا احترام فرماتے، حدیث بیان کرنے سے پہلے وضو یا غسل کرتے اور عمدہ بیش قیمتی لباس پہنکر خوشبو لگا کر پھر حدیث بیان کرتے تھے۔

ایک مرتبہ درس حدیث کے دوران کم وبیش دس مرتبہ بچھو نے آپ کو ڈنک مارا جس سے چہرہ کا رنگ بار بار بدلتا رہا مگر درس حدیث جاری رکھا، درس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ صبر اپنی بہادری کے لئے نہیں بلک حدیث کے احترام کی وجہ سے کیا تھا۔

کمزوری اور بڑھاپے کے باوجود مدینہ میں کبھی سوار ہو کر نہ چلتے تھے، فرماتے کہ جس مقدس زمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہیں اس کی مٹی پر سوار ہو کر چلنا خلافِ ادب ہے۔

آپ کو امام حدیث، امام سنت، ثقہ، عالم، فقیہ وغیرہ القاب سے یاد کیا

Scanned by CamScanner

جاتا ہے۔

آپ کی تصانیف میں مؤطاسب سے زیادہ مشہور ومقبول کتاب ہے ،امام شافعی فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب مؤطاامام مالک ہے۔

مؤطاتوطیہ کا اسم مفعول ہے جس کے معنیٰ ہیں روندا ہوا تیار کیا ہوا ،آسان بنایا ہوا، ابو حاتمؒ کے مطابق امام مالک نے اس کتاب کو مرتب کر کے لوگوں کے لئے سہل اور آسان بنادیا اس لئے اس کو مؤطا کہتے ہیں۔

امام مالک خود ہی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو مرتب کر کے ستر فقہاء مدینہ پر پیش کیا تو سب نے مجھ سے اتفاق کیا۔

آپ کی وفات ۸۴ریا ۸۶رسال کی عمر پا کر ربیع الاول ۱۷۹ھ میں ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (ظفر ،حالات)

## مؤطا امام محمد

☆ نام محمد بن حسن والد کا نام فرقد ہے ابو عبد اللہ کنیت اور شیبانی نسبت ہے ،اصل وطن جزیرۂ شام ہے ،آپ کی پیدائش عراق کے مقام واسط کے اندر ۱۳۲ھ میں ہوئی ،آپ کے والدین مستقل طور پر کوفہ منتقل ہو گئے تھے ،یہیں آپ کی تعلیم وتربیت ہوئی ،چودہ سال کی عمر میں امام ابو حنیفہؒ کی خدمت میں آکر چار

سال تک علم حاصل کیا، ان کے بعد امام ابو یوسفؒ سے تکمیل کی۔

آپ نے علماء کوفہ کے علاوہ مکہ، مدینہ، بصرہ، واسط اور شام وغیرہ کے سینکڑوں مشائخ سے علوم کا استفادہ کیا بیس سال کی عمر میں درس دینا شروع کر دیا تھا۔

جب آپ کوفہ میں مؤطا کا درس دیتے تو اس قدر لوگ شریک ہوتے کہ راستے بند ہو جاتے تھے آپ رات بھر کتابوں کا مطالعہ کرتے، ایک فن کی کتاب سے اگر طبیعت اکتا جاتی تو دوسرے فن کی کتاب کا مطالعہ شروع کر دیتے، جب آپ رات کو جاگ کر کوئی مشکل مسئلہ حل فرما لیتے تو فرماتے کہ بھلا شہزادوں کو یہ دولت کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔

امام محمدؒ نے رات کے تین حصے کر رکھے تھے ایک حصہ سونے کے لئے، ایک نماز کے لئے، اور ایک درس کے لئے، آپ کے پاس مال کی بہت فراوانی تھی جو سب محتاج طلبہ پر لٹا دیا اور خود کے پاس صاف پوشاک بھی نہ رہی، باطنی محاسن کے ساتھ اللہ نے آپ کو حد درجہ حسین و خوب صورت پیدا کیا اسی لئے امام ابو حنیفہؒ آپ کو مجلس درس میں پیچھے بٹھاتے۔

ایک ہزار کے قریب آپ نے کتابیں لکھیں جن میں مؤطا امام محمد حدیث کی مشہور اور داخل درس کتاب ہے، آپ کی تصانیف میں سب سے پہلی تصنیف

Scanned by CamScanner

مبسوط ہے، قرآن وحدیث سے آپ کے استنباط کردہ مسائل کی تعداد دس لاکھ ستر ہزار سو ہے۔

آپ کی وفات رَے میں ۱۸۹ھ میں ہوئی۔ (ظفر، تذکرۃ)

## امامِ بخاری

☆ نام محمد، کنیت ابوعبداللہ اور لقب امیر المومنین فی الحدیث ہے، سلسلۂ نسب یہ ہے محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی بخاری، بَرْدِزْبَہ فارسی کا کلمہ ہے کاشتکار، کارندہ یا ماہر کے معنیٰ میں آتا ہے، آپ کے والد کے پردادا بردزبہ مجوسی تھے ان کے صاحب زادے مغیرہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حاکم بخارا ''یمان بن اخنس جعفی'' کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اسی نسبت سے آپ کو جعفی کہا جاتا ہے ورنہ جعفی خاندان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں۔

امام بخاری ۱۳ رشوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بخارا میں پیدا ہوئے، بچپن میں آپ نابینا ہو گئے تھے مگر والدہ ماجدہ کی کثرتِ دُعاء کے سبب اللہ نے آنکھیں روشن کر دیں ابھی آپ کم عمر ہی تھے کہ والدِ محترم کا سایہ اٹھ گیا، ابتدائی تعلیم والدہ کی تربیت میں بخارا میں حاصل کی، بخارا مجمع العلماء اور بلادِ اسلام کا انتہائی خوبصورت شہر تھا، یہاں سے آپ نے مصر وشام، مکہ، مدینہ، بصرہ، کوفہ، دمشق خراسان وغیرہ کا سفر کیا، اور ایک ہزار اَسّی اساتذہ سے علم حاصل کیا، سولہ سال کی

Scanned by CamScanner

عمر میں عبداللہ بن المبارک اور وکیع کی تمام کتابیں حفظ یاد کر لیں تھیں، آپ اسی سال ۲۱۰ھ میں والدہ ماجدہ اور بھائی احمد کے ساتھ حج کے لئے تشریف لے گئے، حج سے فارغ ہو کر والدہ اور بھائی وطن واپس لوٹ گئے اور آپ وہیں طلب حدیث کے لئے رُک گئے۔

تحصیلِ علم کے لئے دور دراز کے سفر کئے، سخت سے سخت تکلیفیں اٹھائیں بڑے بڑے محدثین وفقہاء سے تحصیل علم کیا۔

بہر حال! آپ کے شوق علم کا یہ عالم تھا کہ مصر، شام، عراق، اور خراسان وغیرہ میں کوئی محدث ایسا نہ تھا جس سے آپ نے استفادہ نہ کیا ہو ایام شباب ہی میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا، اور آپ کی مجلس کے سامنے دوسرے محدثین کی مجالس کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

حافظہ اتنا قوی تھا کہ درس میں استاذ سے جو بھی حدیث سنتے فوراً زبانی یاد ہو جاتی جبکہ دوسرے طلبہ لکھتے رہتے اور بعد میں آپ کی یادداشت سے تصحیح کرتے جب آپ سمرقند تشریف لے گئے تو وہاں کے علماء نے آپ کو مغالطہ دینے کی غرض سے سو احادیث کی سند ومتن میں تبدیلی کر دی جس سے خود مغالطین کو دشواریاں پیدا ہو گئیں لیکن جب وہ احادیث آپ کے سامنے پیش کی گئیں تو آپ نے اس گتھی کو بہ آسانی چند منٹوں میں سلجھا دیا، امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام

بخاریؒ سے زیادہ عِلَل واسانید کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔

جس طرح آپ علم وفن میں بے مثال تھے اسی طرح زہد وتقویٰ میں بھی کوئی آپ کا ثانی نہیں تھا، آپ خود ہی فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی۔

صحیح بخاری کی تالیف کی وجہ امام بخاری خود ہی بیان کرتے ہیں کہ اسحاق بن راہویہؒ نے مجھ سے کہا کاش تم احادیث کی کوئی ایسی کتاب لکھتے جس میں صرف صحیح حدیثیں ہوں، میں اس کام کے لئے تیار ہوگیا، اور غیبی تائید اس طرح ہوئی کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پنکھا جھل رہا ہوں اور مکھیاں اڑا رہا ہوں، معبرین نے اس کی یہ تعبیر دی کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے کذب کو دفع کروگے۔

امام بخاریؒ کو اس کتاب کی تالیف میں سولہ سال کا طویل عرصہ لگا، دوران تالیف آپ کا یہ معمول رہا کسی بھی حدیث کو لکھنے سے پہلے غسل کر کے دو رکعت نفل نماز پڑھتے تھے، ابواب وتراجم مسجدِ نبوی میں لکھے آپ کی حسنِ نیت کا نتیجہ ہے کہ صحیح بخاری اس قدر مقبول ہوئی کہ آپ کی حیات میں نوے ہزار آدمیوں نے اس کو براہِ راست آپ ہی سے سنا، اور ''کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب'' کا درجہ اس کتاب کو حاصل ہوا، امام بخاری کے مسلک میں علماء کی رائے

مختلف ہیں، کسی نے شافعی المسلک، کسی نے حنبلی المسلک اور کسی نے مجتہد مطلق کہا ہے۔

مخالفین نے اخیر میں آپ کو اتنا پریشان کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ یا اللہ وسعت کے باوجود مجھ پر زمین تنگ ہوگئی اس لئے مجھ کو اٹھالے، بالآخر چند ایام کم ۶۲ سال کی عمر پا کر ۲۵۶ھ میں آپکی وفات ہوئی، دفن کے بعد آپ کی قبر سے ایک عرصہ تک مشک کی خوشبو مہکتی رہی لوگ قبر کی مٹی اٹھا کر لیجاتے رہے یہاں تک کہ قبر کی حفاظت مشکل ہوگئی، آخر کار قبر کو باقی رکھنے کے لئے یہ انتظام کرنا پڑا کہ قبر پر لکڑیاں جمع کردیں، جب مخالفین کو معلوم ہوا تو وہ بھی آئے اور توبہ کی۔ (ظفر، حالات)

## امامِ مسلم

☆ نام مسلم بن الحجاج کنیت ابوالحسین اور لقب عساکر الدین ہے، عرب کے مشہور قبیلہ قُشَیر کی نسبت سے قُشَیری اور خراسان کے شہر نیشاپور میں پیدا ہونے کی وجہ سے نیشاپوری کہا جاتا ہے، سنِ پیدائش میں اختلاف ہے، لیکن راجح قول یہی ہے کہ آپ ۲۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔

امام مسلم نے طلبِ حدیث کے لئے شام، عراق، مصر اور حجاز وغیرہ کے متعدد مرتبہ سفر کئے، بغداد کا آخری سفر ۲۵۹ھ میں ہوا جس کے دوسال بعد آپ

Scanned by CamScanner

اس دُنیا سے پردہ فرما گئے ، بغداد میں آپ نے درس بھی دیا ، ایسے متقی پرہیزگار تھے کہ زندگی بھر نہ کسی کی غیبت کی ، نہ کسی کو مارا ، نہ برا بھلا کہا ، امام بخاریؒ آپ کے استاذ ہیں اور امام ترمذیؒ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں ، آپ کے مسلک میں بھی اختلاف ہے ، اکثر کا خیال ہے کہ شافعی المسلک تھے ، بعض کہتے ہیں کہ حنبلی تھے ، اور کچھ لوگوں نے مجتہد بھی کہا ہے ، البتہ امام شافعیؒ اہل حجاز کے مسلک کی طرف مائل تھے۔

امام مسلمؒ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں مسلم شریف بہت مشہور ومقبول اور داخلِ درس کتاب ہے ، پندرہ سال میں آپ نے اس کا ایسی تین لاکھ احادیث سے انتخاب کیا جن کو براہِ راست اپنے شیوخ سے سنا تھا ، اس کتاب میں مکررات کے ساتھ بارہ ہزار اور مکررات کو حذف کرکے چار ہزار احادیث ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ حسنِ ترتیب کے لحاظ سے اس کتاب کا مقام بہت اونچا ہے ، حافظ بن مندہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعلی نیشاپوری سے بڑھ کر کوئی حافظِ حدیث نہیں دیکھا خود ان کو یہ کہتے سنا ہے کہ آسمان سے نیچے مسلم کتاب سے صحیح تر کوئی کتاب نہیں۔

۲۵ / رجب بروز اتوار ۲۶۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی اور پیر کو نیشاپور کے باہر نصیرآباد میں دفن کئے گئے۔

Scanned by CamScanner

آپ کی وفات کا واقعہ بھی حیرت انگیز ہے مجلس میں آپ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا سوء اتفاق وہ آپ کو یاد نہ آئی، گھر واپس ہوئے تو کھجوروں کا ایک ٹوکرہ پیش کیا گیا، حدیث کی تلاش میں اس قدر منہمک ہوئے کہ رفتہ رفتہ ساری کھجوریں تناول فرما گئے اور حدیث بھی مل گئی، مگر زیادہ کھالینا موت کا سبب بن گیا۔ (ظفر، تذکرۃ)

## امام ابو داؤد

☆ ابو داؤد کنیت، نام سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمر و بن عمران الازدی، السجستانی، سجستان کی طرف نسبت ہونے کی وجہ سے آپ کو سجستانی کہا جاتا ہے جو سندھ اور ہرات کے درمیان قندھار سے متصل ایک ملک ہے سجستان کے اندر ۲۰۲ھ میں آپ پیدا ہوئے۔

امام ابوداؤد نے طلبِ حدیث کے لئے شام عراق، حجاز، مصر، خراسان اور جزیزہ وغیرہ کے سفر کئے اور اس وقت کے مشہور اساتذہ وشیوخ سے علم حدیث حاصل کیا، آپ کے شیوخ کی تعداد تین سو سے زائد ہے، امام احمد بن حنبل آپ کے استاذ ہیں اور امام ترمذیؒ، امام نسائی آپ کے تلامذہ میں سے ہیں، حدیث کے ساتھ آپ پر فقہی ذوق غالب تھا حدیث وفقہ کے بڑے امام ہونے کے ساتھ عبادت وتقویٰ میں بھی آپ بلند مقام پر فائز تھے۔

Scanned by CamScanner

امام ابوداؤد کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سنن ابی داؤد بہت مشہور اور بے مثال کتاب ہے، جس کو پانچ لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے چار ہزار آٹھ سو احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا، علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ ایسی عمدہ کتاب علمِ دین میں کوئی تصنیف نہیں ہوئی، علماء کے تمام فرقوں اور فقہاء کے تمام طبقوں میں اس کتاب کو اختلافِ مذاہب کے باوجود حَکَم مانا جاتا ہے۔

امام ابوداؤد نے ۷۳ رسال کی عمر پا کر ۱۶ رشوال ۲۷۵ھ میں جمعہ کے دن مصر کے اندر وفات پائی اور وہیں امام سفیان ثوریؒ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ (ظفر، تذکرۃ)

## امامِ ترمذی

☆ نام محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سُلمی، ترمذی، بوغی، اور کنیت ابوعیسیٰ ہے، ۲۰۹ھ میں مشہور شہر ترمذ میں پیدا ہوئے، ترمذ دریائے جیحون کے کنارے پر ایک قدیم شہر ہے اس سے کچھ فرسخ پر بوغہ نام کی ایک بستی ہے آپ یہیں کے رہنے والے تھے اور قبیلۂ بنو سُلیم سے تعلق رکھتے تھے، اسی لئے آپ کو سُلمی، بوغی، ترمذی کہا جاتا ہے۔

آپ کو شروع ہی سے تحصیل علم حدیث کا شوق تھا جس کے لئے آپ نے دور دراز کے طویل سفر کئے امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، آپ کے استاذ ہیں، قوت

حافظہ زبردست تھی خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اکثر روتے رہتے تھے جس کی وجہ سے اخیر عمر میں نابیناء ہو گئے تھے، آپ کی تصانیف بہت ہیں، فقہ وتفسیر میں مہارت رکھتے تھے۔

''الشمائل'' چارسو احادیث پر مشتمل مشہور کتاب ہے اسکے علاوہ جامع ترمذی آپ کی بڑی تصانیف میں ہے جو حدیث کی کتابوں میں مجموعی فوائد کے اعتبار سے دوسری کتبِ احادیث سے ممتاز ہے، مشہور قول کے مطابق ۱۳/رجب شبِ دوشنبہ ۲۷۹ھ کے اندر ستر سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ (ظفر)

## امام ابنِ ماجہ

☆ ابوعبداللہ کنیت، عرف ابن ماجہ، نام محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ الربعی القزوینی ہے، آپ کی پیدائش ۲۰۹ھ مطابق ۸۲۴ء میں عراق کے مشہور شہر قزوین میں ہوئی، اس لئے آپ کو قزوینی اور قبیلۂ ربیعہ کی نسبت سے ربعی کہا جاتا ہے لیکن مشہور ابن ماجہ سے ہوئے، ماجہ کے بارے میں سخت اختلاف ہے، اکثر کا یہی قول ہے کہ یہ آپ کی والدہ محترمہ کا نام ہے، اور بعض نے آپ کے والدِ محترم یزید کا لقب بھی بتایا ہے فارسی نام ماہ یا ماہچہ کا معرب ہے۔

قزوین میں اس وقت اکابر علماء مسندِ درس وافتاء پر فائز تھے، امام ابن ماجہ بائیس سال کی عمر تک اپنے وطن قزوین ہی میں تحصیل علم کرتے رہے، اس کے

Scanned by CamScanner

بعد طلبِ حدیث کے لئے آپ نے مصر وشام، عراق، حجاز اور دمشق وغیرہ کے سفر کئے، علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ آپ حافظِ حدیث اور وافر العلوم تھے۔

آپ کی تصانیف میں سنن ابن ماجہ بہت مشہور اور صحاح ستہ میں داخل ہے اس کتاب کو آپ نے لاکھوں احادیث کے ذخیرے سے منتخب کر کے چار ہزار احادیث پر مرتب کیا، جب آپ سنن کی تالیف سے فارغ ہوئے تو اس کو امام ابو زرعہؒ کی خدمت میں لیکر پہونچے تو انہوں نے اس کتاب کو دیکھ کر فرمایا اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں آگئی تو حدیث کی موجودہ تصانیف یا ان میں سے اکثر معطل ہو کر رہ جائیں گی۔

۲۲/رمضان بروز دوشنبہ ۲۷۳ھ کو ۶۴/سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی، اور سہ شنبہ کو دفن ہوئے۔ (ظفر، حالات)

## امام نسائی

☆ نام احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار النسائی، اور کنیت ابو عبد الرحمان ہے، خراسان اور ماوراء النہر کا علاقہ علم وفن اور اربابِ کمال کا مرکز رہا ہے نساء اسی علاقہ کا ایک شہر ہے جس میں آپ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے اسی لئے آپ کو نسائی کہا جاتا ہے۔

ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے شیوخ سے حاصل کی ،اس کے بعد تحصیل علم کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر شام ،عراق ،حجاز اور خراسان وغیرہ کا سفر کیا ،آپ نے امام بخاری ،امام ابوداؤد ،اسحاق بن راہویہ جیسے محدثین سے استفادہ کیا۔

امام نسائی کے دن رات کا اکثر حصہ عبادت میں گذرتا ،خوب حج بیت اللہ کیا کرتے تھے ،صوم داؤدی کے پابند تھے سنت کی اشاعت اور بدعت سے نفرت آپ کی خصلت تھی ،بادشاہوں کی محفلوں سے ہمیشہ بچتے تھے بہترین غذا کھاتے اور بیش قیمتی لباس پہنتے تھے مشہور ہے کہ جب امام نسائی ''السنن الکبریٰ'' ترتیب دے کر امیر رملہ کی خدمت میں لیکر گئے تو انہوں نے معلوم کیا کہ کیا اس کتاب کی تمام احادیث صحیح ہیں؟ آپ نے جواب دیا نہیں اس میں صحیح اور حسن دونوں طرح کی احادیث موجود ہیں ،امیر رملہ کی درخواست پر صحیح روایات کا ایک مجموعہ ترتیب دیا چنانچہ سننِ صغریٰ وجود میں آئی جو ''مجتبیٰ'' کے نام سے مشہور ہے جب آپ دمشق پہونچے اور یہاں خوارج نے شیعیت کا الزام لگا کر آپ کو مارا پیٹا اور نیم جان کر دیا تو لوگ آپ کو اٹھا کر رملہ لے گئے لیکن فرمایا کہ مجھے مکہ معظمہ لے چلو۔

آپ کی وفات ۸۸ رسال کی عمر میں مکہ معظمہ کے اندر ہوئی۔ (ظفر ،حالات)

Scanned by CamScanner

# امام طحاوی

☆ کنیت ابو جعفر، نام احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ طحاوی الازدی الحجری ہے ۲۲۹ھ میں وادیٔ نیل کی ایک بستی ''طحطوط'' میں پیدا ہوئے جو طحا سے متصل ہے، اسی نسبت سے آپ کو طحاوی اور یمن کے مشہور قبیلہ ازد کی شاخ حجر سے تعلق ہونے کی وجہ سے ازدی اور حجری کہا جاتا ہے۔

طلبِ علم کے لئے اپنے وطن سے مصر آئے اور اپنے ماموں اسماعیل مزنی سے جو امام شافعی کے اجل تلامذہ میں سے تھے پڑھنا شروع کیا اسی لئے آپ ابتداء میں امام شافعی کے مسلک پر رہے مگر جب اپنے ماموں کو فقہِ حنفی کا کثرت سے مطالعہ کرتے دیکھا اور مختلف فیہ مسائل میں دل کو اطمینان نہ ہوا اور خود کے سوالات کا تسلی بخش جواب نہ مل سکا تو آپ نے فقہِ حنفی کا مطالعہ شروع کیا جو آپ کو اس قدر پسند آیا کہ مسلکِ شافعی ترک کر کے مسلکِ حنفی اپنا لیا۔

امام طحاوی حافظِ حدیث ہونے کے ساتھ زبردست مجتہد اور فقیہ تھے ،آپ کے فضل و کمال کا اعتراف ہر دور کے محدثین و مؤرخین نے کیا ہے۔

آپ کی تصانیف میں ''معانی الآثار'' جسے طحاوی اور شرح معانی الآثار بھی کہتے ہیں، اس کے علاوہ ''عقیدۃ الطحاوی'' وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

۹۲ رسال کی عمر پا کر یکم ذی قعدہ ۳۲۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ (ظفر)

Scanned by CamScanner

# مختلف ضروری چیزیں

# ضمیمہ

## خیر الاصول فی احادیث الرسول

**حدیث کی تعریف:** حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرامؓ اور تابعینؒ کے قول وفعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں اور کبھی اس کو خبر واثر بھی کہدیتے ہیں۔

## حدیث کی تقسیم

حدیث دو قسم پر ہے (۱) خبر متواتر (۲) خبر واحد۔

**خَبَرِ مُتَوَاتِر:** وہ حدیث ہے جس کے روایت کرنے والے ہر زمانہ میں اس قدر کثیر ہوں کہ ان سب کے جھوٹ پر اتفاق کر لینے کو عقل سلیم محال سمجھے۔

**خَبَرِ وَاحِدْ:** وہ حدیث ہے جس کے راوی اس قدر کثیر نہ ہوں۔

پھر خبر واحد مختلف وجہوں سے کئی قسم پر ہے۔

## خبر واحد کی پہلی تقسیم

خبر واحد اپنے منتہیٰ کے اعتبار سے تین قسم پر ہے (۱) مرفوع (۲) موقوف

Scanned by CamScanner

(۳)مقطوع۔

**مرفوع:** وہ حدیث ہے جس میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

**موقوف:** وہ حدیث ہے جس میں صحابیؓ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

**مقطوع:** وہ حدیث ہے جس میں تابعیؒ کے قول یا فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

## خبر واحد کی دوسری تقسیم

خبر واحد عددِ رُواۃ کے اعتبار سے بھی تین قسم پر ہے (۱)مشہور (۲)عزیز (۳)غریب۔

**مشہور:** وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں تین سے کم کہیں نہ ہوں۔

**عزیز:** وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں دو سے کم کہیں نہ ہوں۔

**غریب:** وہ حدیث ہے جس کا راوی کہیں نہ کہیں ایک ہو۔

## خبر واحد کی تیسری تقسیم

خبر واحد اپنے راویوں کی صفات کے اعتبار سے سولہ قسم پر ہے۔

**(۱)صحیح لذاتہٖ (۲)حسن لذاتہٖ (۳)ضعیف (۴)صحیح لغیرہٖ (۵)حسن لغیرہٖ (۶)موضوع (۷)متروک (۸)شاذ (۹)محفوظ**

Scanned by CamScanner

(۱۰)مُنکَر (۱۱)معروف (۱۲)مُعلَّل (۱۳)مُضطَرِب (۱۴)مقلوب (۱۵) مُصَحَّف (۱۶)مُدرَج۔

**صحیح لذاتہ**: وہ حدیث ہے جس کے کل راوی عادل کامل الضبط ہوں اور اسکی سند متصل ہو معلل اور شاذ ہونے سے محفوظ ہو۔

**حسن لذاتہ** : وہ حدیث ہے جس کے راوی میں صرف ضبط ناقص ہو باقی سب شرائط صحیح لذاتہ کی اس میں موجود ہوں۔

**ضعیف** : وہ حدیث ہے جس کے راوی میں حدیث صحیح وحسن کے شرائط نہ پائے جائیں۔

**صحیح لغیرہ** : اس حدیث حسن لذاتہ کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔

**موضوع** : وہ حدیث ہے جس کے راوی پر حدیث نبوی میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو۔

**متروک**: وہ حدیث ہے جس کا راوی متہم بالکذب ہو یا وہ روایت قواعد معلومہ فی الدین کے مخالف ہو۔

**شاذ** : وہ حدیث ہے جس کا راوی خود ثقہ ہو مگر ایک ایسی جماعت کثیرہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے زیادہ ثقہ ہیں۔

Scanned by CamScanner

**محفوظ** : وہ حدیث ہے جو شاذ کے مقابل ہو۔

**مُنکَر** : وہ حدیث ہے جس کا راوی باوجود ضعیف ہونے کے جماعت ثقات کے مخالف روایت کرے۔

**مَعرُوف** : وہ حدیث ہے جو منکر کے مقابل ہو۔

**مُعَلَّل** : وہ حدیث ہے جس میں کوئی ایسی علت خفیہ ہو جو صحت حدیث میں نقصان دیتی ہے اس کو معلوم کرنا ماہر فن ہی کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں۔

**مُضطَرَب** : وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔

**مَقلُوب** : وہ حدیث ہے جس میں بھول سے متن یا سند کے اندر تقدیم و تاخیر واقع ہوگئی ہو یعنی لفظ مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھا گیا ہو۔

**مُصَحَّف** : وہ حدیث ہے جس میں باوجود صورت خطی باقی رہنے کے نقطوں و حرکتوں اور سکونوں کے تغیر کی وجہ سے تلفظ میں غلطی واقع ہو جائے۔

**مُدرَج** : وہ حدیث ہے جس میں کسی جگہ راوی اپنا نام درج کردے۔

## خبر واحد کی چوتھی تقسیم

خبر واحد سقوط و عدمِ سقوط راوی کے اعتبار سے سات قسم پر ہے۔

Scanned by CamScanner

(۱)مُتَّصِلْ (۲)مُسْنَدْ (۳)مُنْقَطِعْ (۴)مُعَلَّقْ (۵)مُعْضَلْ (۶)مُرْسَلْ (۷)مُدَلَّسْ۔

**مُتَّصِلْ** : وہ حدیث ہے کہ اس کی سند میں راوی پورے مذکور ہوں۔

**مُسْنَدْ** : وہ حدیث ہے کہ اس کی سند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔

**مُنْقَطِعْ** : وہ حدیث ہے کہ اسکی سند متصل نہ ہوں بلکہ کہیں نہ کہیں سے راوی گراہوا ہو۔

**مُعَلَّقْ** : وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع سے ایک راوی یا کثیر گرے ہوئے ہوں۔

**مُعْضَلْ** : وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی گراہوا ہو یا اس کی سند میں ایک سے زائد راوی پے درپے گرے ہوئے ہوں۔

**مُرْسَلْ** : وہ حدیث ہے جس کی سند کے آخر سے کوئی راوی گراہوا ہو۔

**مُدَلَّسْ** : وہ حدیث ہے جس کے راوی کی یہ عادت ہو کہ وہ اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کا نام چھپالیتا ہو۔

## خبر واحد کی پانچویں تقسیم

خبر واحد صیغ اداء کے اعتبار سے دو قسم پر ہے (۱)مُعَنْعَنْ (۲)مُسَلْسَلْ۔

**مُعَنْعَنْ** : وہ حدیث ہے جس کی سند میں لفظ عن ہو اور اس کو "عن عن" بھی کہا

جاتا ہے۔

**مُسَلْسَلْ:** وہ حدیث ہے جس کی سند میں صیغ اداء کے یا راویوں کے صفات یا حالات ایک ہی طرح کے ہوں۔

## بیان صِیَغِ اَدَاءُ

☆ محدثین حدیث کو ادا کرتے وقت مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اکثر ایک لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ حَدَّثَنِیْ ، اَخْبَرَنِی، اَنْبَأَنِیْ ، حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اَنْبَانَا، قَرَأْتُ ،قَالَ لِی فُلَانٌ، ذَکَرَلِیْ فُلَانٌ، کَتَبَ اِلَیَّ فُلَانٌ، عَنْ فُلَانٍ ،قَالَ فُلَانٌ ،ذَکَرَ فلانٌ ،رَوىٰ فُلَانٌ ، كَتَبَ فُلَانٌ۔

## حَدَّثَنِیْ اور اَخْبَرَنِیْ میں فرق

☆ متقدمین کے نزدیک یہ دونوں لفظ مترادف ہیں اور متاخرین کے نزدیک یہ فرق ہے کہ اگر استاد پڑھے اور شاگرد سنتے رہیں تو شاگرد کے تنہا ہونے کی صورت میں حَدَّثَنِیْ اور بہت ہونے کی صورت میں حَدَّثَنَا کہا جاتا ہے اور اگر شاگرد پڑھے اور استاد سنتا رہے تو شاگرد کے اکیلا ہونے کی صورت میں اَخْبَرَنِیْ اور بہت ہونے کی صورت میں اَخْبَرَنَا کہا جاتا ہے۔ (عمدة الاصول)

Scanned by CamScanner

# فوائدِ متفرقہ

## (۱) خیر القرون :

قرن اول: بعثِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۱۰ھ تک، عہدِ رسالت وعہدِ صحابہؓ۔

قرن ثانی: ۱۱۱ھ سے ۱۷۰ھ تک عہدِ تابعین۔

قرن ثالث: ۱۷۱ھ سے ۲۲۰ھ تک عہدِ تبع تابعین۔

**عہدِ اختلافی:** ۲۲۱ھ سے ۲۶۰ھ تک، قرن ثالث میں اختلاف ہے، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اس کی مدت ۲۶۰ھ تک لکھی ہے۔

## (۲) مدینہ کے فقہائے سبعہ :

(۱) سعید بن المسیب متوفی ۹۴ھ (۲) عروہ بن زبیرؒ متوفی ۹۴ھ (۳) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؒ متوفی ۹۸ھ (۴) خارجہ بن زید بن ثابتؒ متوفی ۹۹ھ (۵) قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ متوفی ۱۰۸ھ (۶) سلیمان بن یسار متوفی ۱۰۹ھ۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن ہشام متوفی ۹۴ھ۔ ساتویں کی تعیین میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہیں اور بعض کے نزدیک سالم بن عبداللہ بن عمر فاروقؓ ہیں۔

## (۳) اصطلاح برائے تعبیرِ ائمہ :

ہماری کتابوں میں جہاں امام یا ''امام اعظم'' کا لفظ بولا جائے تو اس سے مراد امام ابوحنیفہ ہوتے ہیں اور ''صاحبِ مذہب'' سے بھی یہی مراد ہوتے ہیں۔

''شیخین'' سے امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ مراد ہوتے ہیں ''طرفین'' سے امام ابوحنیفہؒ وامام محمدؒ مراد لئے جاتے ہیں ''صاحبین'' سے امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ بولے جاتے ہیں۔

''امامِ ثانی'' سے امام ابو یوسفؒ اور ''امامِ ربانی'' سے امام محمدؒ مراد ہوتے ہیں۔

''ائمہ ثلثہ سے امام ابوحنیفہؒ وامام ابو یوسفؒ وامام محمدؒ بولے جاتے ہیں۔

''ائمہ اربعہ'' سے امام ابوحنیفہؒ وامام مالکؒ وامام شافعیؒ وامام احمدؒ مراد ہوتے ہیں جو اصحاب مذاہب مشہور ہیں، ھٰذا قول المشائخ میں وہ مشائخ مراد ہوتے ہیں جنہوں نے امام اعظمؒ کو نہیں پایا، ''فقہائے متقدمین'' سے مراد وہ فقہاء ہیں جنہوں نے ائمہ ثلاثہ کو پایا اور جنہوں نے نہیں پایا وہ ''متأخرین'' ہیں مطلق ''حسن'' سے حسن بن زیاد تلمیذِ امام اعظمؒ مراد ہوتے ہیں اور کتبِ تفسیر میں ''حسن'' سے حسن بصریؒ مراد ہوتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

# اصطلاحات تعبیر کتب فقه:

**ظاهر الروایة**: یوں تو امام محمدؒ کی تصنیفات کی تعداد ایک ہزار تک بتائی جاتی ہے ان میں سے مندرجہ ذیل چھ کتابوں کے مسائل کو اصطلاح میں ظاہر الروایۃ، ظاہر المذہب اور مسائل الاصول کہتے ہیں (۱) مبسوط: اور اسی کو اصل بھی کہتے ہیں کیونکہ یہی امام محمدؒ کی پہلی تصنیف ہے اس میں آپ نے امام ابو یوسفؒ کے جمع کردہ مسائل کو بحسن وخوبی جمع کیا ہے۔

(۲) جامع صغیر: اس میں آپ نے امام ابو یوسفؒ کی روایت سے امام اعظمؒ کے تمام اقوال لکھے ہیں، کل ۵۳۲ رمسائل ہیں متقدمین کے یہاں یہ کتاب داخل درس تھی (۳) جامع کبیر: اس میں امام اعظمؒ کے اقوال کے ساتھ امام ابو یوسفؒ وامام زفرؒ کے اقوال بھی لکھے ہیں اور ہر مسئلہ کی دلیل بھی (۴) سیرِ صغیر: اس کتاب کی امام اوزاعیؒ نے تعریف کی مگر بطور طنزیہ بھی کہا کہ اہل عراق کو فن سیر سے کیا نسبت؟ تو امام محمدؒ نے سیرِ کبیر لکھی (۵) سیرِ کبیر اس کو ساٹھ ضخیم اجزاء میں مرتب کیا، امام اوزاعیؒ نے دیکھ کر اس محققانہ کتاب کی بہت تعریف کی (۶) زیادات: جامع کبیر کی تصنیف کے بعد جو فروع یاد آتے رہے انہیں اس کتاب میں درج کیا اسی وجہ سے اسکو ''زیادات'' کہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

# غیر ظاهر الروایة

(۱) **کتاب الحج** : امام اعظمؒ کی وفات کے بعد امام محمدؒ نے مدینہ طیبہ جا کر تین برس امام مالکؒ کی خدمت میں گذارے اور ان سے موطا امام مالک پڑھی، اہل مدینہ کا طریقِ تفقہ جدا تھا اور امام اعظمؒ کے بہت سے مسائل میں ان کا اختلاف تھا، وہاں سے واپس آ کر امام محمدؒ نے یہ کتاب لکھی، پہلے اہل مدینہ کا قول نقل کیا اس کے بعد امام ابو حنیفہؒ کا اس کے بعد احادیث و آثار اور قیاس سے یہ ثابت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب راجح اور صحیح ہے۔ (۲) رقیات: رقہ کے قیام میں فقہ کا جو مجموعہ تیار کیا وہ رقیات کہلاتا ہے اسی طرح (۳) کیسانیات، (۴) جرجانیات، (۵) ہارونیات وغیرہ کتابیں تصنیف کیں یہ کتابیں اصطلاح فقہاء میں غیر ظاہر الروایۃ ہیں۔ **متون ثلاثہ** : سے مراد برہان الشریعۃ کی وقایہ، حافظ الدین نسفی متوفی ۷۱۰ھ کی کنز الدقائق اور احمد بن محمد متوفی ۴۲۸ھ کی مختصر القدوری ہوتی ہیں۔

**متون اربعہ** : سے مراد ان تین کتابوں کے علاوہ مجد الدین موصلی متوفی ۶۸۳ھ کی المختار یا مظفر الدین بغدادی متوفی ۶۹۴ھ کی مجمع البحرین ہوتی ہے ان کتابوں میں زیادہ مشہور اور معتمد علیہ وقایہ، کنز الدقائق اور قدوری ہیں۔

Scanned by CamScanner

## (۵) الفاظِ افتاء وترجیح وغیرہ :

☆ علاماتِ افتاء میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں۔ علیہ الفتویٰ ، وبہ یفتیٰ ، وبہ یعتمد ، وبہ نأخذ ، وعلیہ الاعتماد ، وعلیہ عمل الیوم ، وھو الصحیح ، وھو الاصح ، وھو الظاھر ، وھو الاظھر ، وھو المختار ، وعلیہ فتویٰ مشائخنا ، وھو الاشبہ ، وھو الاوجہ ، وبہ جری العرف ، وھو المتعارف ، وبہ اخذ علماؤنا وغیرھا۔

"فتویٰ" کا لفظ زیادہ مؤکد ہوتا ہے "صحیح ،اصح ، اور اشبہ" کے الفاظ سے ، "وبہ یفتی" زیادہ مؤکد ہے "الفتویٰ علیہ" سے لفظ "اصح" زیادہ مؤکد ہے لفظ "صحیح" سے ،اور "احوط" زیادہ مؤکد ہے لفظ "احتیاط" سے "یجوز" کا لفظ کبھی "یصح" کے معنی میں بولا جاتا ہے ،اور کبھی "یحل" کے معنی میں "جواز" کا لفظ کبھی ایسے امور پر بولا جاتا ہے جو شرعاً ممنوع نہ ہوں اور مباح ،مکروہ ،مندوب ،اورواجب کو شامل ہوتا ہے "لابأس بہ" کا کلمہ زیادہ تر مباح میں استعمال ہوتا ہے ، اور ان اُمور میں جن کا ترک کرنا اولیٰ ہوتا ہے ،اور کبھی مندوب میں بھی استعمال ہوتا ہے ، "ینبغی" کا لفظ متاخرین کے عرف میں زیادہ تر مندوبات میں مستعمل ہے ،لیکن قدماء کے عرف میں اس کا استعمال عام ہے یعنی مندوب اورواجب دونوں کو شامل ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

## (۶) کچھ فقہی اصطلاحات

**زوال**: آفتاب کے ڈھلنے یا دوپہر کے ڈھلنے کو کہتے ہیں۔

**استواء**: ٹھیک دوپہر کو کہتے ہیں۔

**سایۂ اصلی**: وہ سایہ ہے جو زوال کے وقت باقی رہتا ہے، اور یہ سایہ کسی شہر میں بڑا اور کسی میں چھوٹا ہوتا ہے، اور کہیں بالکل نہیں ہوتا جیسے مکہ اور مدینہ۔

**ایک مثل**: سایۂ اصلی کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔

**دومثل**: سایۂ اصلی کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے۔

**مُدرِک**: وہ شخص ہے جس کو امام کے پیچھے پوری نماز جماعت سے ملے، اس کو مقتدی اور مؤتم بھی کہتے ہیں۔

**مسبوق**: وہ ہے جو نماز جماعت میں ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد شریک ہوا ہو۔

**لاحق**: وہ ہے جو امام کے پیچھے جماعت میں شریک ہوا اور حدث وغیرہ کی وجہ سے بعد میں ایک یا ایک سے زائد رکعتیں امام کے پیچھے نہ پڑھ سکا۔

**وطن**: رہنے کی جگہ، وطن کی دو قسمیں ہیں۔ وطن اصلی، وطن اقامت۔

**وطن اصلی**: وہ مقام ہے جہاں انسان ہمیشہ رہنے کے ارادہ سے بود و باش کرے اگر اسی قصد سے اس مقام کو چھوڑ کر دوسرے مقام میں سکونت

اختیار کرلے تو دوسرا مقام وطن اصلی ہو جاتا ہے، اور پہلا باطل ہو جاتا ہے۔

**وطن اقامت** : وہ مقام ہے جہاں انسان پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کے قصد سے قیام کرے، خواہ پندرہ دن سے کم یا اس سے زیادہ رہنے کا اتفاق ہو۔

**مقیم** : وہ ہے جو وطنِ اصلی میں ہو یا ایسے مقام پر ہو جو اس کے وطن سے ۴۸ میل سے کم فاصلہ پر ہو (بشرطیکہ اپنے وطن سے سفر شرعی کے ارادہ سے نکل کر، یا سفر شرعی سے واپسی پر وہاں نہ رُکا ہو۔ عبداللہ)

**مسافر**: وہ ہے جو اپنے وطن اصلی، یا وطن اقامت سے ایسے مقام کے ارادہ سے نکلے جو وطن سے اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ کی مسافت پر ہو، جب اپنی شہر کی آبادی سے نکل جائے تو مسافر ہو جاتا ہے۔


## مکتبہ حبیبیہ وصدیق بکڈپو کی اہم مطبوعات

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | تسہیل الحروف کامل مجلد | 15 | سیرت سید المرسلین |
| 2 | تسہیل النحو کامل | 16 | فضائل علم و العلماء |
| 3 | تسہیل التجوید | 17 | تیسیر القرآن مجید |
| 4 | تسہیل المنطق | 18 | گھر کا زیور |
| 5 | آداب المتعلمین | 19 | طریقۂ نظامت |
| 6 | آداب المعلمین | 20 | چھ گناہ گار عورتیں |
| 7 | ریاض الترتیل | 21 | ٹی وی عذاب قبر |
| 8 | کلام ثاقب | 22 | جہاد |
| 9 | حیات صدیق مجلد | 23 | حق نما |
| 10 | تبرکات صدیق مجلد | 24 | گزارشات |
| 11 | علوم الحدیث مجلد | 25 | آداب المساجد |
| 12 | اصول فقہ مجلد | 26 | تسہیل اصول فقہ |
| 13 | تسہیل البلاغہ مجلد | 27 | ارکان نماز |
| 14 | تسہیل الترتیب مجلد | رابطہ نمبر: | 09897823516 |


Scanned by CamScanner

# جامعہ عربیہ امداد الاسلام، ہرسولی کا مختصر تعارف

☆ الحمد للہ! جامعہ عربیہ امدادالاسلام ہرسولی اپنی تعلیم اور تربیتی کردار میں فضل الٰہی اکابر کی توجہات اور دعاؤں سے کسی تعارف کا محتاج نہیں، اپنے قیام و بنیاد کے وقت سے جامعہ ہمیشہ مشائخ کبار اور اکابر امت کا معتمد اور منظورِ نظر ہونے کے ساتھ ملت کے بے شمار علماء وصلحاء وفضلاء کی آمد ورفت اور توجہاتِ روحانی کا شروع ہی سے مرجع رہا ہے، بحمدہ تعالیٰ چالیس سال سے جامعہ ملک وملت کی بیش بہا خدمات بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے بکم وبیش ہر سال آٹھ سو طلبہ وطالبات زیر تعلیم رہتے ہیں جن میں ۳۰۰ ربیرونی طلبہ کے مصارف کا مدرسہ ہی کفیل ہوتا ہے، شعبہ تعلیم میں فارسی وعربی تا سالِ ششم کے علاوہ اردو دینیات، درجاتِ حفظ وناظرہ، تجوید واجراء میں معیاری تعلیم ہورہی ہے، نیز عصری تعلیم (ہندی انگلش، حساب) وغیرہ کا بھی معقول نظم ہے، بحمد اللہ جامعہ ہٰذا اپنی تعلیم وتربیت میں امتیازی خصوصیت کے پیش نظر مقبولیت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

☆ باسمہ تعالیٰ جامعہ کا مستقل اپنا طویل نظام ہونے کے ساتھ ساتھ ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ کے طویل جنگلاتی پہاڑی علاقوں میں جامعہ کی زیرنگرانی فی الحال ۳۸ رمکاتب مختلف جگہوں پر چل رہے ہیں جن کا تعلیمی تعمیری اور دینی کام دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ان مکاتب میں کم وبیش اڈھائی ہزار بچے اور بچیاں زیر تعلیم ہیں۔

☆ الحمد للہ سینکڑوں کی تعداد میں اپنے ان مکتبوں میں طلبہ وطالبات نے قرآن شریف ناظرہ پورا کرلیا ہے اور بہت سے بچے حافظ ہوکر عالم ہورہے ہیں، باری تعالیٰ غریق رحمت فرمائے میرے شیخ ومرشد حضرت مولانا مفتی مہربان علی شاہ نوراللہ مرقدہٗ (بانی مکاتب جنگلات) کو جنہوں نے اپنی خداداد فراست اور وہبی صلاحیت سے جہاں بہت سے دینی امور اور تربیتی کام انجام دئے ہیں ان میں جنگلات کی دشوار گذار وادیوں میں مکاتب کا اجراء آپ کا تجدیدی کارنامہ ہے، جنگلات کی کیسی کیسی دشوار گذار

Scanned by CamScanner

گھاٹیوں میں اشرف المخلوق (انسانوں) کے غول کے غول آباد ہیں بغیر دیکھے ان کا تصور بھی ممکن نہیں، جنگلات کے پہاڑی علاقوں میں رہنے والے اکثر ضروریات دین سے ناواقف ہوتے ہیں بہت سی جگہوں پر سیاہ کار کا جنگل میں اندر جانا ہوا خصوصی اور عمومی ملاقات وہاں کے مقیم بھائیوں سے ہوئی تو اکثر لوگوں کو زکوۃ وقربانی اور فریضۂ حج وغیرہ دینی اُمور سے ناآشنا پایا۔

☆ جنگلات میں جہاں جہاں اپنے مکاتب چل رہے ہیں وہاں ایک طرف ننھے منے بچوں کے لئے تعلیمی مکاتب ہیں تو بڑوں کے لئے وہی مکاتب دعوت وتبلیغ کے مرکز ہیں جن کے ذریعہ بالغ مردوں اور عورتوں کو ضروریات دینی سے واقف کرایا جاتا ہے۔

جنگلات کے مکاتب کو دور دراز جگہوں تک پھیلانے اور ان کو پروان چڑھانے میں خصوصی توجہ اور ان کی ضروریات کا تکفل ہمارے کرم فرما علمی، عملی، اصلاحی اور مختلف دینی امور کو انجام دینے والے عارف باللہ بزرگ الحاج بابا شکیل احمد صاحب مدظلہم العالی ممبئی کی طرف سے ہوتا ہے، حق تعالیٰ شانہٗ حضرت اقدس حاجی صاحب کو سلامت رکھے اور ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے کہ امت مسلمہ کا بہت بڑا حصہ ان سے فیضیاب ہورہا ہے۔

☆ برادرانِ اسلام! جامعہ کا سالانہ خرچ ۳۰۰ رکنٹل غلہ کے **علاوہ چھتیس لاکھ سے** متجاوز ہے جب کہ مستقل ذرائع آمد کچھ نہیں توکل علی اللہ اس کا اصل سرمایہ ہے، اللہ کے فضل اکابر کی دُعاؤں اور اہل خیر حضرات کے تعاون سے ہی جملہ مصارف پورے ہوتے ہیں، امید کہ آں محترم بھی ہر موقع پر اپنی نیک دُعاؤں اور تعاون میں جامعہ کو فراموش نہیں فرمائیں گے۔

خیر اندیش انیس احمد نعمانی

خادم جامعہ ہٰذا

Scanned by CamScanner

## فہرست مطبوعات مکتبہ دعوۃ الصدق ہرسولی ضلع مظفر نگر (یوپی)

| | اسمائے کتب | قیمت | | اسمائے کتب | قیمت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱. | امدادالسالک اوّل | ۱۳۰/ | ۱۷. | سچ کے فائدے اور جھوٹ کے نقصانات | ۵۰/ |
| ۲. | امدادالسالک دوم | ۱۳۰/ | ۱۸. | نورانی ہدایت نامہ | ۲۰/ |
| ۳. | حیات مہربان | ۲۰۰/ | ۱۹. | جنگلاتی مسلمانوں پر دینی محنت | ۳۰/ |
| ۴. | سچائی اردو | ۳۰/ | ۲۰. | سچے عقائد | ۲۲/ |
| ۵. | سچائی ہندی | ۲۵/ | ۲۱. | سچی توبہ | ۲۵/ |
| ۶. | احکام الحیوان | ۱۲۰/ | ۲۲. | سچ اور جھوٹ | ۲۵/ |
| ۷. | ملفوظات فقیہ الاسلام | ۱۰۰/ | ۲۳. | سچائی کا پیغام | ۱۸/ |
| ۸. | راہ تربیت مکمل اردو | ۷۰/ | ۲۴. | سچائی اور مومن | ۳۵/ |
| ۹. | راہ تربیت مکمل ہندی | ۶۵/ | ۲۵. | سچی دوستی | ۱۲/ |
| ۱۰. | راہ تربیت مکمل انگلش | ۶۵/ | ۲۶. | سچ میں نجات ہے | ۱۵/ |
| ۱۱. | قربانی اور اس کے احکام | ۳۰/ | ۲۷. | آپ کی امانت آپ کی سیوا میں (ہندی) | ۱۲/ |
| ۱۲. | اصلاحی ارشادات | ۱۵/ | ۲۸. | حفاظت ایمان ہندی | ۱۲/ |
| ۱۳. | سچ کے واقعات | ۲۵/ | ۲۹. | مشائخ پر اعتراض یا اعتقاد؟ | ۱۲/ |
| ۱۴. | اسلام کی بنیادی تعلیم اردو | ۳۰/ | ۳۰. | طالب مجاہد | ۲۲/ |
| ۱۵. | اسلام کی بنیادی تعلیم ہندی | ۳۰/ | ۳۱. | رجسٹر حاضری طلبہ | ۳۰/ |
| ۱۶. | احسان وتزکیہ | ۴۰/ | | | |

رجسٹر حاضری مدرسین    رجسٹر نکاح    رحمانی اردو کاپی مجلد غیر مجلد    نکاح نامہ مع لفافہ

نقشہ امتحان، دینی تعلیم کے رسالے وغیرہ مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔

Maktaba Dawatussidque, Harsauli, Distt Muzaffarnagar (U.P) INDIA

Ph: 09997125152, 9897152626

Scanned by CamScanner